احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 47-82 نمبر5 | منگل 27شعبان۔1417ھ 7صلح 1375ہش 7جنوری 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بد ظنی انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے

میں سچ کہتا ہوں کہ بد ظنی بہت ہی بری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بد ظنی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوء ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تاکہ اس معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بد ظنی کے پیچھے آنے والا ہے۔ اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہئے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ہم دیکھتے ہیں کہ آج کل بہت سے ایسے بھی خیالات والے لوگ موجود ہیں کہ ان کی نظر میں دین ایک جنون ہے اور اس کی قدر ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ عرب کے لوگ وحشی تھے اور امی تھے۔ اس وقت ان کی ضرورتوں کے مناسب حال قرآن نازل ہوا۔ اب دنیا ترقی کر گئی ہے اور روشنی کا زمانہ ہے۔ اب موجودہ زمانہ کے مناسب حال دین میں ترمیم ہونی چاہئے مگر آپ لوگ سن رکھیں کہ دین کوئی لغو نہیں ہے بلکہ دنیا کی حقیقی راحت اور اخروی نجات اسی دین سے ہی وابستہ ہے وہ عرب کے امی جو اس دین کے سچے خادم تھے۔ ان کا امی ہونا بھی ایک معجزہ ہی تھا تاکہ دنیا کو دکھا دے کہ امی لوگوں نے قرآنی تعلیم کے نیچے آکر کیا کچھ کر دکھایا کہ بڑے بڑے علوم کے مدعیوں سے بھی ان کے مقابلہ میں کچھ بن نہ آیا۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 652)

بعض بدیوں سے بعض اعمال حبط بھی ہو جاتے ہیں۔ ریاکاری بھی حبط اعمال کے واسطے ایک خطرناک کیڑا ہے۔ مثلاً ایک مجلس میں چندہ ہوتا ہے ایک شخص اٹھتا ہے میرا پانصد روپیہ لکھا جاوے۔ اب اگر صرف دکھاوے اور واہ واہ کی آواز کے واسطے یا نام پیدا کرنے کے واسطے ایسا کرتا ہے تو اس کا اجر اس نے پا لیا عند اللہ اس کے واسطے کوئی اجر نہ ہو گا۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 658)

صاحبِ ایمان نیکیوں کا نمونہ ہو کر دوسروں کو اپنی طرف کھینچتا ہے

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول)

اللہ تعالیٰ جب انسان کو سچے علوم عطا کرتا ہے اور اس کا ان علوم کے مطابق عملدر آمد ہو۔ پھر اس میں قوت مقناطیسی پیدا ہو جاتی ہے اور نیکیوں کا نمونہ ہو کر دوسروں کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ یہ درجہ اس کو تب ملتا ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کا وفادار بندہ ہو۔ اور اس کی فرمانبرداری میں ایسا ثابت قدم اور مستقل مزاج ہو کہ رنج میں راحت میں عسر میں یسر میں باساء میں۔ ضرّاء میں۔ غرض ہر حالت میں قدم آگے بڑھانے والا ہو۔ اور اللہ جلّشانہ کی وفاداری میں چست ہو۔ اس کو حاجتیں پیش آتی ہیں۔ مگر وہ اس کے ایمان کو ہر حال میں بڑھانے والی ہوتی ہیں۔ کیونکہ بعض وقت حاجت پیش آتی ہے تو دعا کا دروازہ اس پر کھلتا ہے۔ اور توجہ الی اللہ اور تضرع الی اللہ کے دروازے اس پر کھلتے ہیں۔ اور اس طرح پر وہ حاجتیں مال و جان کی ہوں۔ عزت و آبرو کی ہوں۔ غرض دنیا کی ہوں یا دین کی اس کے تقرب الی اللہ کا باعث ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ جب وہ دعائیں کرتا ہے۔ اور ایک سوز و رقت اور دلگداز طبیعت سے باب اللہ پر گرتا ہے اور اس کے نتیجہ میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ تو باب شکر اس پر کھلتا ہے۔ اور پھر وہ سجدات شکر بجالا کر ازدیاد نعمت کا وارث ہوتا ہے۔ جو ثمرات شکر میں ہیں۔ اور اگر کسی وقت بظاہر ناکامی ہوتی ہے۔ تو پھر صبر کے دروازے اس پر کھلتے ہیں۔ اور رضا بالقضاء کے ثمرات لینے کو تیار ہوتا ہے۔ اسی طرح یہ حاجتیں جب کسی بدبخت انسان کو آتی ہیں۔ اور وہ مالی۔ جانی یا اور مشکلات میں مبتلا ہوتا ہے۔ تو یہ حاجتیں اور بھی اس کی اور

باقی صفحہ 7 پر

جنازہ حاضر و غائب

○ مورخہ 96-12-7 کو بیت الفضل لندن میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے درج ذیل جنازہ حاضر و غائب پڑھائے۔

جنازہ حاضر۔

ا۔ مکرم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب

جنازہ غائب۔

ا۔ مکرمہ لائلہ سائینوفت Laila Sanoifet اہلیہ مامون الزید Mamoon Alzaied آف دمشق (شام)

ولادت

○ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب ربوہ لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کے بھانجے عزیزم ڈاکٹر غلام مقتدیٰ صاحب مقیم امریکہ (ولد چوہدری غلام مجتبیٰ صاحب ایڈووکیٹ لاہور وفات یافتہ) کو ایک بیٹی کے بعد 96-11-24 کو بیٹے سے نوازا ہے جس کا نام حمزہ حنیف رکھا گیا ہے۔

نومولود محترم حنیف صاحب سابق وائس پرنسپل ایچی سن کالج لاہور کا نواسہ اور محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب کا پوتا اور حضرت صوفی غلام محمد صاحب کا پڑنواسہ ہے۔ احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ اسے نیک صالح خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا ہو۔

○ مکرم وسیم احمد ظفر صاحب ثانی مربی سلسلہ خانقاہ ڈوگراں ضلع شیخوپورہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 12 دسمبر 1996ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام غزالہ وسیم عطا فرمایا ہے بچی خدا کے فضل سے تحریک وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ محترم رمضان احمد ظفر سابق اکاؤنٹنٹ الفضل کی پوتی اور مکرم محمد اکرم صاحب دارالنصر شرقی کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک و خادمہ دین بنائے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 96-12-25 کو ملک بشارت احمد مربی سلسلہ عالیہ پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام عطاء المجیب تجویز ہوا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم ملک رفیق احمد صاحب کا پوتا اور ملک بشیر احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ خدا تعالیٰ بچے کو باعمر و خادم دین بنائے۔

اگرچہ جو کچھ ہوتا ہے وہ خدا کے فضل سے ہی ہوتا ہے مگر کوشش کرنا انسان کا فرض ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

7- صلح 1376 ھش — 7 - جنوری 1997ء

خدا تعالیٰ سے دوستی

کسی کو ناراض کرنے کے بہت سے طریق ہو سکتے ہیں آپ اس کی بات نہ مانیں آپ اس کے متعلق بدظنی کریں۔ آپ اس کو اس کا صحیح مقام نہ دیں۔ یہ ساری باتیں ایسی ہیں جو ناراضگی کا باعث ہو سکتی ہیں۔ دو دوست اگرچہ کتنے ہی گہرے دوست ہوں اگر ان میں سے ایک کو یہ پتہ چلے کہ دوسرا شخص اس کی غیبت کرتا ہے اس کے خلاف باتیں کرتا ہے اس کی بات کو نہیں مانتا تو یقیناً ناراضگی پیدا ہو گی اور اس ناراضگی کا اور کوئی نقصان ہو یا نہ ہو کم از کم یہ تو ضرور ہو گا کہ جسے ناراض کیا ہے اس کی مدد آپ حاصل نہیں کر سکیں گے۔ جب دو دوست ایک دوسرے سے ناراض ہو جائیں تو وہ ایک دوسرے سے بات بھی نہیں کرنا چاہتے۔ منہ پھیر کر گزر جاتے ہیں اور اگر دیکھیں کہ دوسرے شخص کو مدد کی ضرورت ہے تو اس کی پرواہ ہی نہیں کرتے۔ اگر دوست ایک جیسے ہوں یعنی ان میں نہ کوئی بڑا ہو نہ کوئی چھوٹا۔ نہ کوئی طاقتور ہو نہ کوئی کمزور۔ نہ کوئی امیر ہو نہ کوئی غریب۔ تب بھی یہ ناراضگی مفید ثابت نہیں ہو سکتی لیکن اگر ایک دوست بہت طاقتور ہو بہت امیر ہو اور اسے آپ ناراض کر دیں تو آپ کو کتنا نقصان ہو گا۔ آپ ہمیشہ یہ توقع رکھتے تھے کہ وہ آپ کی مدد کرے گا۔ وہ آپ کو دشمنوں کے پنجے سے چھڑائے گا۔ وہ آپ کی مشکلات حل کرے گا لیکن آپ نے اسے ناراض کر دیا۔ اب وہ ایسی کوئی بات نہیں کرے گا۔ کتنا بڑا نقصان ہے۔ اس دنیا میں کوئی شخص ایسا نہیں جو ایک دوسرے کے بغیر اپنی زندگی گزار سکتا ہو۔ بڑوں کی تو بات ہی کیا ہے اگر چھوٹے لوگ بھی ناراض ہو جائیں تو اس کا بڑے لوگوں کو نقصان ہوتا ہے کیونکہ ایک دوسرے کی مدد کرنے ہی سے 'ایک دوسرے کا خیال رکھنے ہی سے 'ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑنے ہی سے' معاشرہ آگے بڑھتا ہے اور معاشرے کو اچھا معاشرہ کہا جا سکتا ہے۔

اگر انسانوں کی دوستی کے ساتھ یہ معاملہ ہے تو خدا تعالیٰ کی دوستی پھر کتنی اہم ہے خدا تعالیٰ تمام قدرتوں کا مالک ہے وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور سب کچھ کرتا بھی ہے ہم سوئے ہوں تو وہ ہماری حفاظت کرتا ہے ہم دشمنوں کے پنجے میں ہوں تو وہ ہمیں چھڑاتا ہے ہم غفلت میں ہوں تو وہ ہمارے لئے چوکس رہتا ہے۔ کیا کچھ ہے جو وہ اپنی مخلوق کے لئے نہیں کرتا لیکن اگر مخلوق میں سے کوئی شخص اسے ناراض کرے تو پھر وہ اس کی کیوں مدد کرے گا۔ عمومی رنگ میں تو اس کے لئے بہت کچھ ہوتا رہے گا۔ یہ ہوا' پانی' روشنی' خوراک یہ چیزیں تو اسے ملتی ہی رہیں گی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان چیزوں کو دوستی سے مشروط نہیں کیا۔ ہر شخص جسے اس نے پیدا کیا ہے اور ہم سب اسی کی مخلوق ہیں اس کے لئے وہ سب کچھ کرتا ہے یعنی جس کی اسے عام حالات میں ضرورت ہے۔ لیکن دوستی تو ایک عجیب چیز ہے۔ جو شخص خدا تعالیٰ کا دوست ہوتا ہے یا جس شخص سے خدا تعالیٰ دوستی کرتا ہے اس کے ساتھ تو تعلقات کی عجیب کیفیت ہوتی ہے۔ ولی جسے کہتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کا دوست ہی تو ہوتا ہے۔ وہ جو کچھ مانگتا ہے اسے ملتا ہے۔ وہ جو کچھ چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے وہ یہ محسوس کرنے لگتا ہے اور بالکل صحیح طور پر کہ دنیا کی ہر چیز اس کے لئے مسخر ہو گئی ہے۔ اگر وہ خدا سے بات کرتا ہے۔ ادھر وہ خدا سے بات کرتا ہے ادھر وہ بات سنی جاتی ہے اور اس کے مطابق عمل بھی ہو جاتا ہے۔ لوگ اس کے پاس دوڑے چلے آتے ہیں۔ کہ دعا کیجئے کہ ہماری مشکلات حل ہوں۔ ہماری مرادیں بر آئیں۔ یہ سب کچھ نتیجہ ہوتا ہے اس کی خدا تعالیٰ سے دوستی کا اور خدا تعالیٰ کو ناراض نہ کرنے کا۔

بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ کسی سے ناراضگی ہوتی ہے تو کچھ دیر خاموشی اختیار کر لیتے ہیں پھر آخر ایک شخص آگے بڑھ کر ناراضگی کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے اور دوستی پھر سے قائم ہو جاتی ہے لیکن ایسا کرنے کے لئے وقت درکار ہے اور جہاں تک انسانی زندگی کا تعلق ہے اس میں وقت کے کون سے وقفے آتے ہیں۔ انسان فانی ہے اور وہ نہیں جانتا کہ کب اس دنیا سے اٹھ جائے گا۔ خدا تعالیٰ سے ناراضگی ہو یا انسانوں سے ناراضگی ہو۔ وہ نہیں کہہ سکتا کہ اسے اتنا وقت ملے گا کہ وہ اس ناراضگی کو دور کر لے اور پھر دوستی کا رشتہ جوڑ دے۔

اس لئے ہماری جماعت میں اکثر دفعہ یہ کہا گیا ہے کہ اگر آپ کسی سے ناراض ہیں تو فوری طور پر اس سے صلح کریں۔ اگر کوئی یہ سوچے کہ چلو میں کچھ دیر ناراض رہوں گا پھر اس کے ساتھ صلح کر لوں گا تو ہو سکتا ہے کہ وہ ایسا کر ہی نہ سکے۔ اگرچہ ضروری نہیں کہ ایسا نہ کر سکے۔ خدا تعالیٰ اسے مہلت بھی دے سکتا ہے۔ لیکن اسے اسی بات کا خیال رہنا چاہئے کہ ہو سکتا ہے مجھے مہلت ہی نہ ملے یہ ناراضگی جاری رہے اور مجھے صلح کرنے کا موقعہ ہی نہ ملے۔ وہ وقت ہی نہ آئے جب میں دوستی کا رشتہ پھر قائم کر سکوں۔ اگر انسان یہ بات سمجھ لے تو وہ نہ صرف کسی کو ناراض نہیں کرے گا بلکہ اگر کوئی ناراض ہو بھی جائے تو اسے فوری طور پر منائے گا۔

پس خدا تعالیٰ کے ساتھ بھی دوستی قائم کی جانی چاہئے اور اسے کسی صورت میں بھی ناراض نہیں کرنا چاہئے۔ ہر وہ بات جو ہم سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہدایت ہے اسے قبول کر لینا چاہئے۔ اور ایسا کرنا بھی بغیر کسی تاخیر کے چاہئے۔ تاخیر پر انسان کو کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ تاخیر کب تک ہوتی جائے تاخیر کا خاتمہ بھی ہو گا یا نہیں۔ وہ وقت آئے گا بھی یا نہیں جب بات ماننے کی طرف میلان پیدا ہو گا۔

پس یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کو کسی صورت میں بھی ناراض نہ کریں اور اگر خدانخواستہ ہم سے کوئی ایسی بات سرزد ہو جائے جس سے ہم یہ سمجھیں کہ یہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہو سکتی ہے۔ تو ہمیں ایک لمحہ بھی ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ فوراً اس ناراضگی کو دور کرنے کے اسباب پیدا کرنے چاہئیں۔ خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو پھر سے جوڑنا چاہئے۔ پھر سے دوستی کا رنگ اختیار کر لینا چاہئے۔ اگر ایسا کیا جائے تو گویا کہ ناراضگی ہوئی ہی نہیں۔ اور اگر ہم اس بات کی پرواہ نہ کریں اور سوچتے رہیں کہ چلو کبھی وہ وقت آ ہی جائے گا جب دوستی پیدا ہو جائے گی۔ تو یہ ہماری بھول ہے۔ ہمیں ہرگز بھی ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ وہی ہماری ضرورتیں پوری کرتا ہے۔ وہی ہماری مرادیں برلاتا ہے۔ وہی ہمیں مشکلات میں سے نکالتا ہے۔ وہی ہمیں آگے بڑھنے کی توفیق دیتا ہے۔ اور اگر خدا تعالیٰ کو ناراض کر لیا جائے تو کیا ہم ان سب باتوں سے محروم نہیں ہو جائیں گے۔ کیا ہم ایک انتہائی طاقتور دوستی سے محروم ہو کر اپنی زندگی کو کوئی بڑھاوا دے سکیں گے۔ کیا یہ بات ہماری تباہی و بربادی کا باعث نہیں بن جائے گی۔

پس خدا تعالیٰ سے دوستی کیجئے اور دوستی کو قائم رکھئے اور ناراضگی کسی صورت میں مول نہ لیجئے۔ خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی کیجئے۔ اور اس نے ہمارے معاشرے کو بہتر بنانے کے لئے جو ہدایات ہمیں دی ہیں ان پر عمل پیرا ہو کر نہ صرف معاشرے کو بہتر بنائیں بلکہ خدا تعالیٰ کی دوستی کو بھی قائم رکھیں۔ ایسا کرنے سے ہی ہم بھی خوش رہ سکتے ہیں اور ہمارا ماحول بھی۔ اور جیسا کہ ہم نے پہلے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ہمیں ہمیشہ یہ خیال رہنا چاہئے کہ اگر ہم نے فوراً دوستی کا ہاتھ نہ بڑھایا تو شاید پھر ہمیں موقعہ ہی نہ ملے۔ پھر شائد ہمیں اتنی مہلت نہ ملے کہ ہم ناراضگی کو دور کرنے کے لئے کچھ کر سکیں۔ اور ایک دفعہ پھر دوست بن جائیں۔

پس یہ بات ہم سب کے یاد رکھنے کی ہے کہ خدا تعالیٰ کی دوستی کو قائم رکھنا از حد ضروری ہے۔ اسے کسی صورت میں بھی ناراض نہ کیا جائے۔ اگر ہم اپنے جیسے ہی ایک دوست کو ناراض نہیں کرنا چاہتے تو اس دوست ہستی کو جو ہر چیز پر قادر ہے اور ہمارے لئے سب کچھ کر سکتی ہے ہم ناراض کیوں کریں۔

خدا کرے کہ ہماری اس سے دوستی ہمیشہ قائم رہے۔ ہم سے کوئی ایسی بات سرزد نہ ہو جو اس کی ناراضگی کا باعث بنے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ مضمون ہفتہ وار ٹروتھ (نائیجریا) کے 19 ستمبر 1958ء کے شمارے میں شائع ہوا۔

ڈاکٹر عبدالسلام

ڈاکٹر عبدالسلام جو کہ ایک احمدی پاکستانی پروفیسر ہیں پہلے سائنس دان ہیں جنہوں نے پریذیڈنٹ میڈل حاصل کیا ہے۔ یہ پاکستان کی طرف سے دیا جانے والا سب سے بڑا سائنسی ایوارڈ ہے جو کہ انہیں بطور میتھمیٹیکل فزکس کے پروفیسر کے دیا گیا ہے۔

ایلکس رائڈز جو کہ لندن کے ایک ٹیکنیکل اور انڈسٹریل مضامین پر لکھنے والے صحافی ہیں نے ٹروتھ کو خاص طور پر ایک مضمون بھیجا ہے جو کہ ہم نیچے درج کر رہے ہیں۔ مسٹر ایلکس رائڈز ہندوستان اور پاکستان میں رہتے رہے ہیں اور وہاں کام کرتے رہے ہیں۔

بہت کم سائنس دان فزکس کے ان دور دراز کے علاقوں کے واقف ہوتے ہیں جہاں مادے کے بنیادی ذرات کا جائزہ ایٹم کے نیوکلیس کے احاطہ سے نکل کر تمام کائنات پر محیط ہو جاتا ہے۔ اور اس سے بھی آگے بڑھ کر فلاسفی اور مذہب کی حدود میں داخل ہو جاتا ہے۔

ایسے ہی سائنس دانوں میں سے ایک خوش باش اور منکسر المزاج پاکستانی عبدالسلام ہیں۔ جو 32 سال کی عمر میں یونیورسٹی آف لندن کے امپیریل کالج کی سائنس اور ٹیکنالوجی کے ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ مقرر ہوئے ہیں۔ وہ پہلے سائنس دان تھے جنہیں پاکستان کا سب سے بڑا ایوارڈ پریذیڈنٹ میڈل دیا گیا۔ یہ میڈل انہیں سائنس کے میدان میں نمایاں کارکردگی دکھانے کے صلہ میں دیا گیا۔ اس کے بعد انہیں بہت بڑی کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ اور بین الاقوامی طور پر ان کامیابیوں کو تسلیم کیا گیا۔ پچھلے سال دو چینی نژاد امریکن سائنس دانوں نیگ اور لی کو جس مضمون کے سلسلے میں نوبل انعام دیا گیا اور ان کو بین الاقوامی شہرت ملی اسی مضمون پر تقریباً اسی وقت پیریٹی کے اصول کے سلسلے میں ڈاکٹر سلام کا پیپر بھی شائع ہو چکا تھا جس میں وہ انہی نتائج پر پہنچے تھے جن پر ان دونوں امریکن سائنس دانوں کو نوبل انعام دیا گیا۔ پروفیسر سلام اس معاملے میں اپنے آپ کو ترجیحی حیثیت نہیں دیتے۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کے لئے صرف اتنا ہی انعام کافی ہے کہ وہ دوسرے سائنس دانوں کے ساتھ مل کر ایسا کام کر سکتے ہیں جو کہ فزکس کی تاریخ میں باقی رہے گا۔

ان کے گرد کوئی پیشہ ورانہ بارعب ہالہ نہیں ہے۔ وہ کسی سائنس سے تعلق نہ رکھنے والے مہمان کو بھی اپنے امپیریل کالج کے آفس میں خوش آمدید کہتے ہیں۔ اس کے ساتھ زندگی سے لٹریچر تک بہت سارے موضوعوں پر گفت و شنید کرتے اور ہنستے ہنساتے ہیں۔ صرف بلیک بورڈ پر بنائی گئی تصاویر قسم کی تحریروں سے جن کے ذریعہ سے وہ اپنے طالب علموں کو کوئی ریاضی کے اصول سمجھاتے رہے ہیں تو کسی کا ذہن اس دماغ کی طرف جاتا ہے جو کہ اعلیٰ تھیوریٹیکل سائنس کے لئے وقف ہے۔

ان کی کامیابیوں کی وجہ سے ہر جگہ سائنس دانوں کو لیکچر دینے کے لئے ان کو بلایا جاتا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا انہوں نے پولینڈ کی اکیڈمی آف سائنسز میں ایک لیکچروں کا کورس دیا۔ وہ سوئٹزرلینڈ کے نیوکلیر ادارہ "سرن" میں بھی گئے جس کے وہ کنسلٹنٹ ہیں۔ اور اسی طرح پیرس بھی گئے۔ بلونا میں ایک علمی سیمینار میں جون سے پہلے انہیں شمولیت کی دعوت دی گئی ہے۔ جہاں وہ جینوا میں ہونے والی ہائی انرجی فزکس کانفرنس کے چیئرمینوں میں سے ایک ہوں گے۔

امریکہ کی یونیورسٹیاں بھی ایک دوسرے سے بڑھ کر کوشش کر رہی ہیں کہ ان کو بطور مہمان بلائیں اور ان کے خیالات سے مستفید ہوں۔ انہوں نے اسی سال کیمبرج میں راؤس بیل (Rouse-Ball) لیکچر دیا۔ یہ ایک خاصا بڑا امتیاز تھا جو کہ اس جگہ سے انہیں ملا جہاں انہوں نے اپنی تعلیم حاصل کی اور اس میں پختگی حاصل کی۔ ابتدائی ذرات پر ان کی گفتگو بی بی سی کے سنجیدہ پروگراموں کا حصہ ہوتی ہے۔ اور ان تمام مصروفیات کے باوجود وہ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کو مفید مشورے دینے کے لئے وقت نکال لیتے ہیں۔

وہ سفر کرنے کے بہت شوقین ہیں اور اسی طرح علم حاصل کرنے کے بھی۔ اور یہی وہ بات ہے جسے وہ اپنی زندگی کی اس منزل میں سب سے زیادہ پسند کرتے ہیں۔ جب کالج لگا ہوتا ہے وہ اپنی بیوی اور تین ننھی بچیوں کے ساتھ لندن سے باہر پٹنی کے علاقے میں ایک خوشگوار گھر میں رہتے ہیں۔ ان کے بہت سے دوست ہیں۔ کالج میں کام کرنے والے ساتھیوں میں بھی اور لندن کی پاکستانی کمیونٹی میں بھی۔ جن کی زندگی کی مصروفیات میں وہ حصہ لینا از حد پسند کرتے ہیں۔

کیا وہ پاکستان واپس جانا چاہیں گے؟ اس سوال کے جواب میں صرف یہ کہتے ہیں کہ میں واپس جاؤں گا لیکن صرف اسی وقت جب تحقیقی کام میں میری افادیت ختم ہو جائے گی۔ وہ اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ تھیوریٹیکل سائنس دان کی تحقیقی زندگی دوسرے سائنس دانوں کی نسبت سے کم ہوتی ہے۔ جب ان کے لئے یہ وقت آ جائے گا کہ وہ ہمہ وقت پڑھانے میں مصروف ہو جائیں تو اس وقت وہ واپس اپنے مادر وطن جانے کے لئے تیار ہوں گے۔

وہ کہتے ہیں کہ اس وقت میرا یہ کام ہو گا کہ وہاں نوجوانوں میں موجود سائنسی جوہر قابل کو تلاش کر کے سامنے لاؤں اور بالکل اسی طرح جس طرح یہاں دوسروں نے مجھ میں یہ ٹیلنٹ ڈھونڈا۔ میں یہاں بہت خوش ہوں لیکن مجھے یہ خیال رہتا ہے کہ میں کبھی ضرور واپس جاؤں گا۔

دریں اثناء امپیریل کالج اور اس کی لیبارٹریوں کا ان پر حق ہے۔ وہ پروفیسر اے۔ این۔ وچ ہیڈ جیسے نامور لوگوں کے نامور وارث ہیں۔ یہاں وہ اپنی نئی نئی تھوریاں بنائیں گے اور ان کی تحقیق کریں گے۔ ان کے متعلق ان کے ساتھ کام کرنے والوں کے خیالات کا اظہار پچھلے سال پروفیسر پی۔ ایم۔ ایس بلیکٹ نے جو کہ خود رائل کالج آف سائنس کے ڈین ہیں اس وقت کیا جب انہوں نے ڈاکٹر سلام کے سب سے پہلے لیکچر کی صدارت کی۔

انہوں نے نئے پروفیسر کے روشن تعلیمی کیریئر کا نقشہ کھینچتے ہوئے بتایا کہ پاکستان میں سکول کی تعلیم کے دوران وہ ایسی غیر معمولی قابلیت کے مالک تھے کہ انہوں نے ہر امتحان میں ہمیشہ اول پوزیشن حاصل کی۔ جب وہ 1946ء میں سینٹ جانز کالج کیمبرج میں پہنچے تو انہیں یہ انتخاب کرنا تھا کہ آیا وہ انگلش لٹریچر میں ایم۔ اے آرٹس ڈگری کا کورس لیں یا ریاضی میں۔ اور پروفیسر بلیکٹ نے کہا کہ یہ فزکس کی اور امپیریل کالج کی خوش قسمتی تھی کہ انہوں نے ریاضی کا انتخاب کیا۔

اس کے بعد عبدالسلام نے کیمبرج میں فزکس اور ریاضی میں دونوں میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ اور پھر انہوں نے پروفیسر کیمر کے تحت اٹامک فزکس میں ریسرچ کے نتیجہ میں ڈاکٹر آف فلاسفی کی ڈگری حاصل کی۔ اس وقت انہوں نے ذرات کے تعلق میں ایک نئی تھیوری پیش کی جس کو پائی میسنز (Pi Mesons) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اور اس وقت یہ ایک بالکل نیا مضمون تھا۔ اس کے بعد انہوں نے ایک سال پرنسٹن امریکہ میں انسٹی ٹیوٹ آف ایڈوانسڈ سٹڈیز میں کام کیا۔ اور پھر اپنے ملک میں واپس جا کر لاہور کے گورنمنٹ کالج کے ریاضی کے شعبہ میں کچھ عرصہ رہے۔ وہاں سے وہ ایک ریسرچ سکالر شپ حاصل کر کے دوبارہ کیمبرج آ گئے۔

وہاں انہوں نے 1954ء سے 1956ء تک ریاضیاتی فزکس کے لیکچرار کے طور پر کام کیا یہ وہ عرصہ تھا جس میں انہوں نے پیریٹی کی تھیوری پر کام کیا جس سے ان کو بہت بڑا امتیاز حاصل ہوا۔

پروفیسر بلیکٹ نے اپنے خوش آمدیدی خطاب کو ختم کرتے ہوئے کہا کہ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم اس بات کو انتہائی قابل فخر سمجھتے ہیں کہ عظیم برصغیر پاک و ہند جس نے دنیا کو بڑے بڑے سائنس دان دیئے ہیں کا ایک ایک شہری امپیریل کالج کو ایک پروفیسر کے طور پر مل گیا ہے۔ برصغیر کے ایک دوسرے عظیم سائنس دان پروفیسر ساہا نے بھی اس لیبارٹری میں 1920ء میں کام کیا تھا۔ اور یہیں انہوں نے ستاروں کی فضا میں آیونائزیشن کے متعلق اپنی مشہور تھیوری پر کام کیا۔ اور اس تھیوری کے نتیجہ میں فزکس میں ایک بالکل نئی برانچ کا اضافہ ہوا۔ اب اس برصغیر کا ایک اور شہری ہمارے سٹاف میں شامل ہوا ہے۔ اور ہم امید کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ بہت لمبا عرصہ رہیں گے۔ اور اپنے آپ کو ممتاز کریں گے اور مجھے یقین ہے کہ وہ ضرور ایسا کریں گے اور اپنے ساتھیوں کے لئے بھی وجہ امتیاز بنیں گے۔

ایک اچھی بات

کلام الٰہی کو اول سے آخر تک پڑھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بدظنی مت کرو۔ اللہ تعالیٰ کا ساتھ نہ چھوڑو۔ اسی سے مدد مانگو۔

شیخ لئیق احمد- فیصل آباد

ممنونِ احسان

اوائل گرما 1996ء میں مرزا خدا بخش کی تحریر فرمودہ کتاب "عسلِ مصفیٰ" کی دوسری جلد زیر مطالعہ رہی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الاول کی حیات مبارکہ کے حصہ میں صفحہ 686 پر آپ کے زمانہ طالب علمی کے دوران رامپور کے عامل امیر شاہ صاحب کی نصیحت یا عطا فرمودہ نکتہ یوں درج ہے۔ "اگر کوئی شخص آپ کے پاس کسی غرض کے لئے آئے۔ تو آپ درگاہ ایزدی میں دعا کریں کہ الٰہی۔ میں نے اسے نہیں بلایا۔ تو نے خود بھیجا ہے۔ جس کام کے لئے وہ آیا ہے۔ اگر آپ کے ہاں منظور نہیں تو جس گناہ کے لئے میرے لئے یہ سامان ذلت بھیجا گیا ہے۔ میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔ اس دعا کے بعد اگر وہ شخص اصرار کرے تو آپ دوبارہ دعا مانگ کر کچھ لکھ دیا کریں۔"

ایک روز دوپہر کے وقت دوکان پر (میرا فیصل آباد میں موٹر پارٹس کا کاروبار ہے) ایک شخص آیا۔ یہ بوڑھا شخص پیشہ سے نجار ہے۔ پچھلے بیس پچیس سال سے کبھی کبھار آ کر میری دکان سے لکڑی کی یا پلائی وڈ کی خالی پیٹیاں (جن میں سامان آتا ہے) لے جایا کرتا ہے۔ اور ان سے ٹیلیفون کے ڈبے۔ صندوقچیاں۔ وغیرہ بنا کر فروخت کرتا ہے۔ اس مرتبہ کافی دیر کے بعد آیا تھا۔ کہنے لگا کہ آج میں آپ سے ایک کام سے آیا ہوں۔ تفصیل بتاتے ہوئے کہنے لگا۔ کہ "مجھے فلاں بیماری ہے۔ (جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے پراسٹیٹ کی قسم کی کوئی تکلیف تھی)۔ ہر جگہ علاج کرانے کے بعد مایوس ہوں۔ اپریشن بھی نہیں ہو سکتا۔ تکلیف ناقابل برداشت ہے۔ کام کرنے سے بھی لاچار ہوں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ربوہ فضل عمر ہسپتال میں فلاں ڈاکٹر ہیں۔ اگر ان کے پاس جاؤ تو شاید خدا تعالیٰ شفا دے دے۔ آپ ان ڈاکٹر صاحب کے نام سفارشی چٹھی لکھ دیں۔"

میں نے انہیں بتایا کہ ٹھیک ہے وہ ڈاکٹر صاحب احمدی ہیں۔ میں بھی احمدی ہوں لیکن میں نے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میجر سعید احمد (ر) دارالرحمت غربی ربوہ

کائنات کے راز

قوانین قدرت کو سمجھنے کی کوشش انسانی فطرت کا خاصہ ہے اس کے پس پردہ کائنات کی بے کراں وسعتوں میں پھیلے ہوئے حقائق کی دریافت ہماری جستجو کا مدعا ہے۔ قرآن کریم کی 6348 میں سے 750 آیات میں تاکید ہے کہ مشاہدہ قدرت سے قدرت کے بھیدوں تک رسائی کے لئے تحصیل علم کو اپنی روزمرہ زندگی کا معمول بنائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ دوسری اہم بات یہ ہے کہ سائنس کی کوئی تحقیق ایسی نہیں جو قانون فطرت یا مظاہر فطرت سے متصادم ہو۔

اہل تصوف کے مطابق تخلیق بغیر مادہ کے ہوئی۔ بادی النظر میں یہ بات شاید عجیب محسوس ہو لیکن جدید سائنسی تحقیقات اور تجربات کے بعد علم فلکیات کے ماہرین اور سائنسدان یہ یقین کرتے ہیں کہ کائنات میں مادہ اور توانائی کی کثافت کی ممکنہ مقدار کے مطابق مادے کی کل مقدار صفر ہے یعنی حالت خلاء کی طرح کائنات بھی بے مادہ ہے اور یہ کائنات محض خلاء کی ارتعاشی شکل ہے گویا بدل شئے کی ایک کیفیت ہے جو زمان و مکان میں بغیر مادہ کے تخلیق کی گئی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ "یعنی خدا وہ ہے کہ جس نے ہر ایک کے مناسب حال اس کو پیدائش بخشی پھر اس شئی کو اپنے کمالات مطلوبہ حاصل کرنے کے لئے راہ دکھادی"

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے "یعنی آفتاب چاند کو نہیں پکڑ سکتا اور نہ رات جو مظہر ماہتاب ہے دن پر جو مظہر آفتاب ہے کچھ تسلط کر سکتی ہے یعنی کوئی ان میں سے اپنی حدود مقررہ سے باہر نہیں جاتا۔ اگر ان کا کوئی درپردہ مدبر نہ ہو تو یہ تمام سلسلہ درہم برہم ہو جائے۔

یہ دلیل ہیئت پر غور کرنے والوں کے لئے نہایت فائدہ بخش ہے۔ کیونکہ اجرام فلکی کے اتنے بڑے عظیم الشان اور بے شمار گولے ہیں جن کے تھوڑے سے بگاڑ سے تمام دنیا تباہ ہو سکتی ہے یہ کیسی قدرت حق ہے کہ وہ آپس میں نہ ٹکراتے ہیں نہ بال بھر رفتار بدلتے اور نہ اتنی مدت تک کام دینے سے کچھ گھسے اور نہ ان کے پرزوں میں کچھ فرق آیا۔ اگر سر پر کوئی محافظ نہیں تو کیونکر اتنا بڑا کارخانہ بے شمار برسوں سے خودبخود چل رہا ہے انہی حکمتوں کی طرف اشارہ کرکے خدا تعالیٰ دوسرے مقام پر فرماتا ہے

یعنی کیا خدا کے وجود میں شک ہو سکتا ہے جس نے ایسے آسمان اور زمین بنائی" آیئے اب کائنات کی وسعتوں کی طرف رخ کریں۔

اندھیری رات کے صاف آسمان کے بیچوں بیچ ایک دودھیا راستہ دکھائی دیتا ہے۔ اس کہکشاں کو پرانے زمانے کے لوگ شک اور وہم کی نظر سے دیکھتے تھے بعض لوگ اسے دور کا بادل سمجھتے تھے۔ کچھ کا خیال تھا کہ اس بادل میں چمکنے والے ستارے ان کے بہادروں اور بادشاہوں کی روحیں ہیں جو دوسرے جہانوں کی طرف جارہی ہیں۔

امریکہ کے قدیم باشندے بھی اسے اپنے بہادروں کا راستہ سمجھتے تھے ان کا خیال تھا کہ چمکدار ستارے ان کے بہادروں کا "کیمپ فائر" ہیں قدیم چینیوں کا اعتقاد تھا کہ آسمان دو کروں میں بٹا ہوا ہے۔ دیوتاؤں نے ان دو کروں کو تاروں سے جوڑا ہے جو رات کو چمکتا ہے کہکشاں کے مطالعہ کے بعد موجودہ سائنسی نظریہ کا بانی اور ماہر فلکیات گیلیلو اپنی ڈائری میں لکھتا ہے "کہکشاں اصل میں بے شمار ستاروں کا عظیم مجموعہ ہے دوربین کا رخ اس کے کسی حصے کی طرف کر دیجئے ہر ایک میں ستاروں کی بہت بڑی تعداد جھرمٹ کی شکل میں نظر آتی ہے۔ بعض ستارے بڑے اور زیادہ چمکدار ہیں ان کے علاوہ چھوٹے اور دھندلے ستارے اتنے زیادہ ہیں کہ ان کا شمار ناممکن ہے" جدید آلات بڑی دوربینوں اور خلائی سیاروں کے استعمال سے علم فلکیات کے ماہرین نے ہماری کہکشاں میں سو کے قریب جھرمٹ شمار کئے ہیں اور ہر جھرمٹ میں ہزاروں ستارے موجود ہیں۔ درمیان میں زیادہ اور کناروں کی طرف تعداد کم ہو جاتی ہے قریب کے ستاروں کا فاصلہ بیس ہزار اور دور کے ستاروں کا فاصلہ اڑھائی لاکھ نوری سال اندازہ کیا گیا ہے۔ ایک نوری سال سے وہ فاصلہ مراد ہے جو روشنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ کی رفتار سے ایک سال میں طے کرتی ہے....

کہکشاں ایک نہایت وسیع مجموعہ نجوم ہے۔ اتنا وسیع کہ روشنی کو اس کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پہنچنے میں ایک لاکھ نوری سال لگ جاتے ہیں۔ روشنی ایک گھنٹے میں 67 کروڑ میل سفر طے کرلیتی ہے۔ اب آپ سوچئے کہ وہ ایک لاکھ سال میں کتنا فاصلہ طے کرے گی ایسی بے شمار کہکشائیں اس نظام کائنات کا حصہ ہیں۔

کہکشاں کے مطالعہ اور اس کے متعلق حقائق معلوم کرنے سے ہمیں اس لئے بھی دلچسپی ہے کہ ہمارا نظام شمسی اور ہماری زمین بھی کہکشاں کا جز ہے۔ لیکن کہکشاں کی عظیم وسعت کے مقابلہ میں نظام شمسی کی کچھ بھی حیثیت نہیں۔ نظام شمسی کا قطر تقریباً سات ارب میل ہے۔ فرض کیجئے کہکشاں ایک بڑے دائرے جیسی ہے جس کا قطر بیس میل ہے اس کے مرکز سے کوئی سات میل کے فاصلے پر ایک نقطے کا تصور کیجئے۔ اگر کہکشاں کا قطر بیس میل سمجھا جائے تو یہ نقطہ ہمارے پورے نظام شمسی کو ظاہر کرے گا۔ جس کے بیچ میں سورج اور اس کے چاروں طرف اربوں میل کے مدار پر نو سیارے گردش کرتے ہیں جبکہ ہر دو سیاروں کے درمیان کروڑوں میل کا فاصلہ ہے۔ جس میں ہر سیارے کے گرد ان کے چاند گردش کرتے ہیں۔

سورج ہماری کہکشاں کا ایک ستارہ ہے اور زمین سورج کے گرد اور چاند زمین کے گرد بیضوی دائرے میں محو گردش ہیں۔ اس کہکشاں میں ایک کھرب سے زیادہ سورج شامل ہیں۔ ہمارا سورج ایک اوسط درجے کا ستارہ ہے جبکہ بعض ستارے سورج سے لاکھوں گنا بڑے ہیں۔

سورج تقریباً ایک سو ستر میل فی سیکنڈ کی رفتار سے حرکت کر رہا ہے۔ وہ ایک دن میں تقریباً ڈیڑھ کروڑ میل کا سفر طے کرلیتا ہے اتنی زیادہ رفتار کے باوجود سورج کو کہکشاں کے مرکز کے گرد ایک چکر پورا کرنے میں تقریباً بائیس کروڑ سال لگ جاتے ہیں۔ جبکہ سورج اپنے محور کے گرد ایک چکر تقریباً اڑتالیس ہزار میں پورا کرتا ہے۔

اب ہم وسیع کائنات کی ان گنت کہکشاؤں سے سمٹ کر اپنے نظام شمسی اور زمین پر واپس آتے ہیں۔ سورج کا قطر زمین کے قطر سے 109 گنا اس کی کمیت زمین کی کمیت سے تین لاکھ تینتیس ہزار گنی ہے۔ سورج کا حجم زمین کے حجم سے تیرہ لاکھ تیس ہزار گنا ہے اس کی کشش ثقل زمین کے مقابلہ میں 28 گنی ہے یعنی اگر زمین پر آپ کا وزن 100 پونڈ ہے تو سورج پر 2800 پونڈ ہوگا۔ سورج کا سرمایہ حیات ہائیڈروجن گیس ہے جو ہر سیکنڈ میں چالیس لاکھ ٹن کی کمیت سے توانائی میں تبدیل ہو رہی ہے سورج کا درجہ حرارت سطح پر دس ہزار ڈگری فارن ہائیٹ اور مرکز کی طرف بڑھتے بڑھتے دو کروڑ سے چار کروڑ فارن ہائیٹ تک پہنچ جاتا ہے۔ زمین نظام شمسی میں سے تیسرا سیارہ ہے جو سورج سے نو کروڑ تیس لاکھ میل کے فاصلہ پر بیضوی مدار پر اس کے گرد محو گردش ہے اس فاصلہ کی وجہ سے سورج سے خارج ہونے والی توانائی کا قلیل حصہ زمین تک پہنچتا ہے زمین ساڑھے اٹھارہ میل فی سیکنڈ کی رفتار سے سورج کے گرد گھومتی ہے اور تقریباً 365 دن اور 6 گھنٹے میں اپنے مدار پر چکر پورا کرتی ہے۔ اس مدت کو ہم سال کہتے ہیں اس کے علاوہ زمین اپنے محور کے گرد بھی گردش کرتی ہے اور تقریباً 24 گھنٹوں میں ایک چکر پورا کرلیتی ہے جس کے نتیجہ میں دن رات پیدا ہوتے ہیں اگر آپ زمین کا وزن ٹنوں میں معلوم کرنا چاہیں تو چھ کے ہندسہ کے بعد اکیس صفر لگالیں زمین کی سطح کا رقبہ انیس کروڑ تریسٹھ لاکھ مربع میل ہے اس میں خشکی صرف 1/4 حصہ ہے۔ ہماری زمین کائنات کی وسعت میں ذرہ کی حیثیت بھی نہیں رکھتی۔ تاہم اس کا اپنا ایک مقام ضرور ہے۔ زمین کی عمر چار ارب سال سمجھی گئی ہے۔

چاند ہمارا قریب ترین پڑوسی ہے اور چھوٹا ہونے کے باوجود کم فاصلہ کی وجہ سے سورج جتنا بڑا معلوم ہوتا ہے سائنس دان کہتے ہیں کہ صدیوں پہلے یہ زمین سے الگ ہوا اور خلاء میں کچھ فاصلہ پر زمین کے گرد بیضوی مدار پر چکر لگا رہا ہے۔ اس کا زیادہ سے زیادہ فاصلہ دو لاکھ باون ہزار میل ہے۔ اس کا قطر زمین کے قطر کا چوتھائی ہے۔ اس کی کشش ثقل زمین کی کشش ثقل کا چھوٹا حصہ ہے۔ چاند اپنے محور کے گرد مغرب سے مشرق کی سمت ہر روز بقدر 13 ڈگری گردش کرتا ہے اس لئے روزانہ تقریباً پچاس منٹ کا فرق پڑ جاتا ہے۔ چنانچہ ہر روز پچاس منٹ تاخیر سے طلوع ہوتا ہے۔

چاند کا ایک امتیازی پہلو اس کے طویل دن رات ہیں نظم کائنات یہ ہے کہ چاند کو زمین کے گرد ایک چکر میں جتنا وقت لگتا ہے اسے اتنا ہی عرصہ اپنے محور کے گرد گھومنے میں لگتا ہے۔ جو تقریباً ساڑھے انتیس دن کے برابر ہے۔

خاکسار کے ایک دوست نے ایک برطانوی دہریہ ہیئت دان سے اپنی ملاقات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ماہرین فلکیات کائنات میں بکھرے ہوئے ان گنت اجسام کے نظام کا بغور مطالعہ کرتے ہیں تو لامحالہ ایک انتہائی عظیم مالک کل مدبر ہستی کا وجود ان کے ذہن میں آتا ہے جس نے ہر عیب سے پاک' کامل حساب اور سائنس کے تمام اصولوں پر پورا اترنے والے نظام کائنات کو حرکت کے ذریعہ خلاء میں قائم رکھا ہے۔ گویا کہ غور و فکر کرنے والے دہریہ دماغ بھی زبان حال سے اقرار کرتے ہیں کہ

خدا وہ خدا ہے کہ جس نے ہر ایک شئی کے مناسب حال اس کو پیدائش بخشی پھر اس شئی کو اپنے کمالات مطلوبہ حاصل کرنے کی راہ دکھلا دی۔ ہماری زمین سورج کے گرد اور چاند ہماری زمین کے گرد بیضوی دائرے میں کمالات مطلوبہ کے حصول کے لئے گردش کرتے ہیں۔ ان گردشوں کے دوران جب چاند' زمین اور سورج کے درمیان اس طرح آجاتا ہے کہ زمین کے بعض حصوں پر سورج کی روشنی کم ہو جاتی ہے یا سورج ہماری نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے اسے کسوف یا سورج گرہن کہتے ہیں۔ پورا گرہن اس وقت ہوتا ہے جب سورج چاند اور زمین ایک خط مستقیم پر آجائیں چونکہ چاند زمین سے سورج کی نسبت بہت قریب ہے اس لئے "تل کے اوٹ پہاڑ" کے مصداق سورج کا پورا کرہ چاند کے پیچھے چھپ جاتا ہے۔ ایسا گرہن بہت ہی نادر ہے۔ لیکن جزوی گرہن بہت سے علاقوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔

چاند گرہن اس وقت ہوتا ہے جب زمین سورج اور چاند کے درمیان اس طرح آجائے۔ کہ چاند پر زمین کا سایہ اسے ڈھانپ لے۔ چونکہ زمین کا حجم چاند کی نسبت بہت بڑا ہے اس لئے گرہن کا دورانیہ بہت بڑا ہوتا ہے چنانچہ تمام نصف کرے میں کافی دیر دیکھا جاسکتا ہے۔

اس سلسلہ میں ایک بات مدار کا بیضوی ہونا ہے جس کے نتیجہ میں چاند کی حرکت کم و بیش ہوتی رہتی ہے لہٰذا Full Moon اور New Moon کی تاریخیں بھی بدلتی رہتی ہیں نتیجتاً دکھائی دینے والی تاریخوں کے لحاظ سے مکمل چاند کبھی 13 کبھی 14 اور کبھی 15 تاریخ کو ہوتا ہے۔ اور یہی تاریخیں ہیں جن میں چاند گرہن لگ سکتا ہے۔ اسی طرح New Moon کی تاریخیں کبھی 27 کبھی 28 اور کبھی 29 تاریخ بنتی ہے اور صرف یہی تاریخیں ہیں جب سورج گرہن لگ سکتا ہے ان تاریخوں کے علاوہ کبھی چاند اور سورج کو گرہن نہیں لگ سکتا اور نہ آج تک لگا ہے۔ جدید سائنسی تحقیقات کے مطابق ایسا ممکن ہی نہیں اور

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah
بشکریہ روزنامہ جنگ کراچی 24- جولائی 1996ء

مخدوم کاشف حسیب

انٹرنیٹ - جادو کا چراغ

اگر آپ سے کہا جائے کہ آپ کا خط اندرون ملک مفت اور بیرون ملک صرف پانچ روپے میں بھیجا جا سکتا ہے۔ آپ لوکل چارجز پر نہ صرف دنیا بھر میں ٹیلی فون پر بات کر سکتے ہیں بلکہ آپ بغیر خرچ کے ویڈیو فون بھی لگوا سکتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ آپ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے قریباً چار کروڑ افراد تک اپنی کمپنی کا اشتہار بہت ہی ارزاں نرخ پر پہنچا سکتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ڈش انٹینا اور کیبل ٹی وی عنقریب اپنا بوریا بستر گول کرنے والے ہیں نیز جلد ہی آپ کو اپنے ذاتی کمپیوٹر میں "ہارڈ ڈسک" کی ضرورت نہیں رہے گی تو کیا آپ ان سب باتوں پر یقین کر لیں گے؟ شاید نہیں۔ بلکہ اس مہنگائی کے دور میں جبکہ فون اور ڈاک کے محکمے اپنی شرحوں میں متواتر اضافہ کر رہے ہیں یہ بات آپ کو ایک مذاق محسوس ہو سکتی ہے یا پھر کوئی جادو کا چراغ ہی یہ سب کام سرانجام دے سکتا ہے۔ جی ہاں یہ جادو کا چراغ وجود میں آ چکا ہے اور اس کا نام "انٹرنیٹ" ہے۔

انٹرنیٹ کمپیوٹرز کے ایک نیٹ ورک کا نام ہے' جس کی ملکیت کسی خاص ملک' علاقے یا فرد کے پاس نہیں بلکہ آٹھ کروڑ افراد اس نظام سے منسلک ہیں شاید اس سے بھی زیادہ اور ان میں متواتر اضافہ ہو رہا ہے۔

انٹرنیٹ میں آپ کے کمپیوٹر کو براستہ موڈیم ٹیلیفون لائن سے جوڑ دیا جاتا ہے۔ یوں انٹرنیٹ آپ کو دنیا بھر میں انٹرنیٹ سے منسلک افراد تک پہنچنے' ان سے معلومات حاصل کرنے اور کاروبار کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ انٹرنیٹ محض ایک رابطے کا ذریعہ ہے۔ اب اس سے فائدہ اٹھانا صرف اور صرف آپ پر منحصر ہے۔ یوں تو انٹرنیٹ کے بے شمار استعمالات ہو سکتے ہیں تاہم اس مضمون میں صرف چند اہم استعمالات کا جائزہ لیا جائے گا کیونکہ روز بروز سرفر (انٹرنیٹ کو استعمال کرنے والے افراد سرفر کہلاتے ہیں) انٹرنیٹ کے نئے سے نئے استعمال سوچ رہے ہیں اور پیسہ کما رہے ہیں۔

الیکٹرانک ڈاک کے ذریعے آپ کا خط صرف چند سیکنڈ میں دوسرے آدمی کے پاس جا پہنچتا ہے۔ اسی طرح یہ نظام کئی حوالوں سے فیکس کے نظام کو پیچھے چھوڑ گیا ہے۔ بیسویں صدی جہاں سائنسی علوم کی ترقی کی صدی کہلاتی ہے وہاں اسے اطلاعاتی انقلاب کی صدی بھی کہا جا سکتا ہے کیونکہ گزشتہ نصف صدی میں رسل و رسائل اور ذرائع ابلاغ کا بے انتہا پھیلاؤ' فون' فیکس' ریڈیو' ٹی وی اور سیٹلائٹ ڈش انٹینا کی شکل میں دیکھنے میں آیا ہے۔ اطلاعات اور معلومات حاصل کرنا اور ان کا تجزیہ کرنا بذات خود ایک پیشہ بن چکا ہے۔ اسی لئے جو تاجر قبل از وقت اطلاع حاصل کر لیتا ہے' وہ باقی تمام ساتھیوں پر سبقت لے جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب مغربی ممالک کی کمپنیاں اپنے پتے کے ساتھ "الیکٹرانک ڈک" کا پتہ بھی شائع کرتی ہیں۔ برقیاتی ڈاک یا الیکٹرانک ڈاک ایک نہایت جدید اور کم خرچ ذریعہ اطلاعات ہے۔

اس نظام میں آپ اپنا خط اپنے کمپیوٹر پر ٹائپ کر دیتے ہیں۔ چونکہ آپ کا کمپیوٹر موڈیم کے ذریعے ٹیلی فون لائن سے منسلک ہے لہٰذا آپ کا خط موڈیم اور فون لائن سے ہوتا ہوا مطلوبہ پتے کے موڈیم تک پہنچتا ہے اور وہاں کمپیوٹر کے "میل بکس" میں جا پہنچتا ہے اور یوں انتہائی ارزاں نرخ پر صرف چند سیکنڈ میں آپ اپنا خط دنیا کے کسی بھی حصے میں پہنچا دیتے ہیں۔

یوں تو آپ براہ راست اپنے کمپیوٹر سے دوسرے کمپیوٹر تک رابطہ کر سکتے ہیں۔ لیکن بہتر یہ ہوتا ہے کہ آپ کسی مواصلاتی برقیاتی نظام سے منسلک ہو جائیں یہ نظام کسی ڈاک خانہ کی طرح ہوتا ہے' جو ڈاک وصول کر کے فوراً مطلوبہ پتے پر پہنچانے کا ذمے دار ہوتا ہے۔ اگر آپ کے پاس کمپیوٹر موجود ہے تو آپ کو صرف تین ہزار روپے میں انٹرنیٹ کا کنکشن مل سکتا ہے۔ خط لکھ کر آپ اس میں مکتوب الیہ اور اپنا "الیکٹرانک ڈاک" کا پتہ لکھتے ہیں پھر آپ کو "الیکٹرانک میل سروس" کا نمبر ڈائل کرنا ہوتا ہے' بلکہ پہلے سے موجود نمبروں میں سے انتخاب کرنا ہوتا ہے اس کے بعد کمپیوٹر ہر کام حتیٰ کہ فون نمبر بھی خود ہی ڈائل کرے گا' موڈیم اور سوفٹ ویئر کا نظام مکتوب الیہ کے کمپیوٹر سے رابطہ کرے گا اور اس طرح آپ کی ارسال کردہ ڈاک کی فائلیں وہاں منتقل کرنا شروع کر دے گا۔

مزے کی بات یہ ہے کہ آپ کو ہر وقت اپنا کمپیوٹر آن رکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ آپ کی ڈاک "میل بکس" میں پڑی رہے گی جب چاہیں کمپیوٹر آن کر کے ڈاک نکال لیں۔ آپ کے ارسال کردہ پیغام کے تیزی سے پہنچنے کا دارومدار فون لائن کی عمدگی اور "موڈیم" کی کارکردگی پر منحصر ہے۔ بیرون ملک خط بھیجنے کی فیس آپ کے خط کے حجم کے مطابق زیادہ یا کم ہوتی ہے تاہم کیا صرف پانچ روپے میں ایک ہزار الفاظ پر مشتمل خط چند سیکنڈ میں دنیا کے کسی بھی کنارے پہنچا دینا سستا ترین ذریعہ نہیں؟ الغرض یہ کہ "الیکٹرانک ڈاک" ٹیلکس اور فیکس کے مقابلے میں کہیں ارزاں ہے۔ اس کے پیغامات کو نہ صرف کمپیوٹر کی اسکرین پر دیکھا جا سکتا ہے بلکہ پرنٹ بھی کیا جا سکتا ہے جبکہ فیکس کی درآمدہ اطلاع کو فوراً فوٹو کاپی کروانا پڑتا ہے کیونکہ دو تین دن میں فیکس کے کاغذ کی سیاہی خشک ہو کر اڑ جاتی ہے اور وہ پڑھنے کے قابل نہیں رہتا۔ جبکہ پرنٹر سے حاصل کردہ کاغذ میں ایسا کوئی مسئلہ نہیں۔

الیکٹرانک ڈاک کے ذریعے آپ فوراً انتہائی قیمتی اعداد و شمار حاصل کر سکتے ہیں۔ کانفرنسیں منعقد کروا سکتے ہیں اور معلومات کا تبادلہ کر سکتے ہیں۔ اس طرح اپنے مسائل کا فوری حل ڈھونڈ سکتے ہیں' بیرون ملک پاکستانی اسی وقت اپنے اخبارات پڑھ سکتے ہیں جس وقت ان کے پاکستانی ہم وطن وہ اخبارات پڑھ رہے ہوتے ہیں۔

الیکٹرانک ڈاک کا ارزاں نظام اپنی رفتار اور عمدگی کی وجہ سے انتہائی تیزی سے دنیا بھر میں پھیلا ہے اس سے انسانی رابطے کی مشکلات میں زبردست کمی واقع ہوئی ہے لیکن مبصرین کا کہنا ہے کہ اب بھی الیکٹرانک ڈاک سے وہ کام نہیں لیا جا رہا جو کہ لیا جا سکتا ہے۔ اس کے استعمال میں سب سے بڑی رکاوٹ خود حضرت "انسان" ہے۔ الیکٹرانک ڈاک کا استعمال کرنے کے لئے بھی ایک ذہنی ارتقاء اور بلندی کی ضرورت پڑتی ہے ورنہ درج ذیل قسم کے مسائل سے واسطہ پڑتا ہے۔

غیر معلوماتی پیغامات یہ پیغامات اکثر ٹیلیفون اور الیکٹرانک ڈاک کے ذریعے ملتے ہیں مثلاً "فوراً ملو۔ احمد" کیوں ملو؟ کام کے متعلق اشارہ تک نہیں دیا گیا۔ پھر یہ کون سا احمد ہے کیونکہ احمد تو اکثر لوگوں کے نام کا حصہ ہوتا ہے۔ ٹیلیفون پر تو شاید آواز پہچانی جا سکے مگر ڈاک میں تو یہ بھی ممکن نہیں۔ الغرض اس قسم کے پیغامات سے مفت کی پریشانی کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا یا پھر ان پیغامات پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی اور خط بھیجنے والے کی کوشش بیکار جاتی ہے "فوراً ملو" سے پتہ چلتا ہے کہ خط لکھنے والا کسی ہنگامی حالت یا پریشانی سے دوچار ہے لیکن میرے پاس کوئی ذریعہ نہیں کہ میں اس سے رابطہ کر کے اس کی مشکل دور کر سکوں۔ ہو سکتا ہے کوئی اور ضروری کام ہو۔ میں اپنے قریبی احمد نامی دوستوں سے رابطہ کر کے اس پیغام کے بارے میں پوچھتا ہوں انہیں اس کا کوئی علم نہیں' نتیجہ پریشانی اور وقت کا زیاں۔

غیر ضروری پیغامات الیکٹرانک ڈاک کے ارزاں ہونے کے باعث لمبے لمبے غیر ضروری پیغامات دوسروں کو بھیج دیئے جاتے ہیں۔ چونکہ پڑھنے والا ان کے بارے میں نہیں جانتا لہٰذا پورا خط پڑھنے کے بعد اس کے غیر ضروری ہونے کا پتہ چلتا ہے۔

نامکمل پیغامات مجھے ایک کولیگ کی جانب سے پیغام ملتا ہے "آج 24/ جولائی ہے تم سے چھٹیوں کے بارے میں ضروری باتیں ہو چکی ہیں لیکن ایک بات رہ گئی ہے اس کے لئے کل شام مجھے ملو" میرے ذہن میں بہت سی باتیں آتی ہیں لیکن میں تجسس پر قابو پا کر اگلے روز شام کو اس سے ملتا ہوں تو پتا چلتا ہے کہ اسے ایک مزید چھٹی کی ضرورت ہے اب یہی بات اگر وہ مجھے کل خط میں لکھ دیتا تو کون سی قیامت آ جاتی؟

خفیہ پیغامات سب سے دلچسپ قصہ خفیہ پیغامات کا ہے ایسے خط لکھنے والے سمجھتے ہیں کہ شاید پڑھنے والا اس کے ایجاد کردہ کوڈ الفاظ پڑھنے کا ماہر ہے مثال کے طور ر "ن م ازاں بعد ف' ک' گ تک پہنچو۔ ش کو تمہاری ضرورت ہے جلدی کرو۔ یعنی بقول غالب۔

کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

اس قسم کے مسائل سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ خط لکھتے ہوئے چند چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھیں۔

سب سے پہلے تو یہ فیصلہ کر لیں کہ آپ اپنے خط کے جواب میں کیا چاہتے ہیں یعنی آپ کا سوال مکمل اور واضح ہونا چاہئے۔ پھر یہ سوچئے کہ "کون" آپ کے سوال کا درست اور صحیح جواب دینے کے قابل ہے نیز ان حالات کو بھی مدنظر رکھئے جن سے وہ سوال متعلق ہے۔ آپ کا خط سادہ اور واضح ہونا چاہئے ایسا نہیں کہ جسے پڑھنے کے لئے لغات کھولنی پڑیں۔

جیسا کہ شروع میں بتایا جا چکا ہے انٹرنیٹ کے بے شمار استعمالات ہو سکتے ہیں اور آپ اپنی سوچ کے مطابق اس کا بہترین استعمال کر سکتے ہیں۔ کاروباری لحاظ سے اسے اشتہار دینے اور آرڈر لینے کے تیز ترین ذریعے کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ انٹرنیٹ میں اس مقصد کے لئے ایک خاص "تصویری پہلو" یعنی ورلڈ وائڈ ویب (World wide web) استعمال کیا جاتا ہے یہ ایک جدید ایجاد ہے اور اس میں ملٹی میڈیا کی تمام خوبیاں موجود ہیں۔ سادہ الفاظ میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ ویب کے ذریعے ہم متحرک اور ساکت تصویریں' آواز اور مختلف کمپیوٹر گرافکس پیش کر سکتے ہیں۔

ویب صفحات کی ایجاد کی کہانی بڑی دلچسپ ہے اسے طبیعات کی مشہور تجربہ گاہ "سرن" میں ذراتی طبیعات (Particle Physics) پر کام کرنے والے سائنسدانوں نے ایجاد کیا ہے اور مزے کی بات یہ ہے کہ سرن میں کافی شاپ پر بن کھاتے ہوئے سائنسدانوں کو خیال آیا کہ کوئی ایسا طریقہ ہونا چاہئے جس کے ذریعے ذرات کے راستوں کی تصویریں فوراً ایک دوسرے کو بھیجی جا سکیں چنانچہ باتوں میں ہی اس کا طریقہ سوچ کر فوراً اسے عملی صورت دے دی گئی۔ بعد ازاں جب کمپیوٹر سے تعلق رکھنے والے ماہرین اور اشتہاری کمپنیوں کو اس بات کا پتا چلا تو انہوں نے اسے اشتہاری مقاصد کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا۔ اور اگر آپ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے کروڑوں افراد تک اپنا پیغام پہنچانا چاہتے ہیں تو اس کے لئے آپ کو ایک "ویب سائٹ" یعنی کمپیوٹر کے اشتہار اور انٹرنیٹ پر وقت خریدنے کی ضرورت پڑے گی۔ یوں تو سادہ سے گانے پر مشتمل "ویب" بھی بنایا جا سکتا ہے لیکن یاد رہے کہ کمپیوٹر استعمال کرنے والے افراد بہت تہذیب یافتہ اور پڑھے لکھے ہوتے ہیں لہٰذا اس دور میں جبکہ بہت سی کمپنیاں اپنے ویب کھول چکی ہیں غیر اہم ویب کسی کو متاثر نہیں کر سکے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ "ویب" کو ٹی وی کا اشتہار سمجھنا بے وقوفی ہے کیونکہ "ویب" دیکھنے کے بعد اگر کوئی شخص آپ سے کوئی چیز خریدنا چاہے تو وہ چند سیکنڈ میں الیکٹرانک ڈاک کے ذریعے آپ سے رابطہ کر سکتا ہے اور اس اشتہاری طریقے سے اشیاء کی فروخت میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آجکل بڑی اشتہاری کمپنیاں جو کہ ٹی وی اور اخبارات کو اشتہارات بنا کر دیتی ہیں، ویب بنانے میں مہارت حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں ویب بنانے کے لئے ایک خاص پروگرامنگ لنگویج HTML ہے اگرچہ سرن کے سائنسدانوں کے لئے تو یہ بچوں کا کھیل تھا لیکن عام پروگرام کے لئے یہ انتہائی آسان نہیں تاہم ویب بنانے کے لئے استعمال ہونے والی نئی لنگویج "جاوا" نے یہ مسئلہ بھی حل کر دیا ہے اور ویب بنانا مزید آسان ہو گیا ہے۔

چونکہ بہت سی کمپنیاں اپنے ویب پیش کر رہی ہیں للہذا اگر کسی کو خاص میدان میں معلومات کی ضرورت ہے تو وہ دنیا بھر کے ویب چھانے اور اپنے مطلب کی معلومات ڈھونڈے۔ اس مسئلے کے حل کے لئے "ویب" کو ترتیب دینے کا عمل بھی شروع ہو چکا ہے۔ "آکس لنگ" نامی برطانوی کمپنی یہ سہولت فراہم کر رہی ہے کہ آپ اپنی ضروریات اس کے تیار کردہ ویب کو دے دیں تو وہ آپ کی ضرورت کی معلومات آپ کو فراہم کر دے گا۔

ایک وقت تھا کہ آواز یا تصویر کو ایک سے دوسری جگہ پہنچانا بہت بڑا کارنامہ سمجھا جاتا تھا چاہے اس مقصد کے لئے کتنی ہی بڑی رقم کیوں خرچ نہ کرنی پڑے۔ لیکن اب ٹیکنالوجی کی ترقی کے ساتھ ساتھ یہ کام کم سے کم خرچ میں کرنے پر توجہ دی جا رہی ہے۔ یوں تو آپ کمپیوٹر میں ایک کارڈ لگوا کر دنیا بھر کے ریڈیو اسٹیشنوں کی نشریات انتہائی صاف آواز میں سن سکتے ہیں اسی طرح کا ایک اور کارڈ آپ کو ڈش انٹینا کی تمام نشریات اپنے کمپیوٹر کے مانیٹر پر دیکھنے کی سہولت فراہم کرتا ہے لیکن انٹرنیٹ کی دنیا ہی دوسری ہے۔ انٹرنیٹ پر ریڈیو نشریات کا آغاز بھی ہو چکا ہے جسے آڈیو نیٹ (Audio Net) کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اس کے پروگرام سننے کے لئے خاص قسم کے سوفٹ وئیر کی ضرورت ہے جسے حاصل کرنے کے بعد آپ بآسانی "آڈیو نیٹ" کی نشریات سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ یہ ٹیکنالوجی ابھی گزشتہ برس ہی دستیاب ہوئی ہے۔ اس سے پہلے آواز پیدا کرنے کے لئے کمپیوٹر کو تمام فائلیں لوڈ کرنی پڑتی تھیں چونکہ لوڈ کرنا کافی لمبا عمل ہے للہذا دس منٹ کی آواز سننے کے لئے دو گھنٹے لوڈ کرانے میں لگ جاتے تھے بالآخر گزشتہ برس "پروگریسو نیٹ ورکس" اور زنگ ٹیکنالوجی نے "سٹریم" (Stream) کا سوفٹ وئیر متعارف کروایا جس کے ذریعے سے کمپیوٹر کے موڈیم پر آنے والے سگنلز کو فوراً آواز کی صورت میں تبدیل کر کے سنا جا سکتا ہے۔

کمپیوٹر پر آواز کی نشریات کی راہ میں حائل مشکلات دور ہوتے ہی کمپیوٹر ریڈیو اسٹیشن بننے لگے ہیں اور اس وقت سے اب تک (یعنی گزشتہ دس ماہ میں) تیس کمپیوٹر ریڈیو اسٹیشن عمل میں آ چکے ہیں جو کہ دنیا بھر میں روزانہ چوبیس گھنٹے اپنی نشریات ارسال کر رہے ہیں۔ مزے کی بات یہ ہے کہ "آڈیو نیٹ" کے ہیڈ کوارٹر کے باہر سپاہی تو در کنار کوئی شناختی نشان تک نہیں ہے۔ کیونکہ یہ سرخ اینٹوں سے بنا عام سا گھر ہے جس کے مالک آڈیو نیٹ کے صدر "مارک کیوبن" ہیں۔ اگرچہ آڈیو نیٹ کے سامعین کی تعداد ریڈیو کے سامعین کی تعداد کے مقابلے میں کچھ زیادہ نہیں کیونکہ آڈیو نیٹ کی نشریات سننے کے لئے کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کا کنکشن ہونا ضروری ہے تاہم آہستہ آہستہ سامعین کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے کیونکہ "آڈیو نیٹ" نہ صرف ریڈیو کے "ایف ایم" سے بہتر آواز فراہم کرتا ہے بلکہ یہ نشریات سننے کے لئے آپ کو کوئی ریڈیو وغیرہ خریدنے کی ضرورت بھی نہیں پڑتی اور صرف پہلے سے موجودہ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے کنکشن کے ساتھ ایک مزید سوفٹ ویئر خریدنے سے کام چل سکتا ہے۔ امید ہے کہ مستقبل میں یہ سوفٹ ویئر مفت ہی دستیاب ہو سکے گا البتہ آپ کے پاس Pentium کا ساؤنڈ کارڈ کا حامل کمپیوٹر اور 28.8 کلوباؤ کا موڈیم ہونا ضروری ہے بڑی امریکی براڈکاسٹنگ کمپنیاں مثلاً اے بی سی، سی بی ایس، این پی آر وغیرہ آڈیو نیٹ پر اپنی نشریات شروع کر چکی ہیں۔

آڈیو نیٹ کا کمپیوٹر ریڈیو اسٹیشن شروع کرنے کے لئے کسی بڑی عمارت کی تعمیر، بھاری مشینری اونچے انٹینا اور لمبے چوڑے ٹیکنیکل سٹاف کی ضرورت نہیں بلکہ صرف ریکارڈنگ کا کمرہ اور انٹرنیٹ کے کنکشن والا کمپیوٹر ہی کافی ہے اور اس کی نشریات دنیا بھر میں سنی جا سکتی ہیں بعض کمپیوٹر ریڈیو اسٹیشن تو اس قدر مستحکم ہو چکے ہیں کہ انہوں نے "آڈیو نیٹ" پر اشتہارات بھی نشر شروع کر دیئے ہیں۔ کمپیوٹر ریڈیو اسٹیشن پر اشتہارات دینے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ سننے والے اگر چاہیں تو اپنے کمپیوٹر کے ذریعے فوراً مطلوبہ چیز کا آرڈر کمپیوٹر ریڈیو اسٹیشن پر بک کروا سکتے ہیں للہذا "آڈیو نیٹ" کے کئی کمپیوٹر ریڈیو اسٹیشن خرید و فروخت کا کام شروع کر چکے ہیں۔ آرڈر انٹرنیٹ کے ذریعے بک کروا دیا جاتا ہے۔ بعد ازاں کمپنی خود مطلوبہ پتے پر چیز پہنچا دیتی ہے۔

اب ہم انٹرنیٹ کے کے سب سے دلچسپ پہلو یعنی لوکل کال چارجز پر دنیا بھر میں فون کرنے کی طرف آتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے۔ "سٹریمنگ" کے عمل کے ذریعے کمپیوٹر کو آواز پیدا کرنے کے لئے تمام فائلیں لوڈ کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ آواز کے موڈیم تک پہنچتے ہی کمپیوٹر آپ بہتر آواز کو سن سکتا ہے اسی چیز کو دور دراز کے علاقے میں سستی ٹیلیفون کالیں کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ ٹیلی فون کو براہ راست ٹیلی فون لائن سے جوڑنے کی بجائے کمپیوٹر اور موڈیم کے ذریعے ٹیلی فون لائن سے جوڑا جاتا ہے۔ کمپیوٹر کا سوفٹ وئیر جو ہماری آواز کو صوتی ڈاک یعنی وائس میل میں تبدیل کرتا ہے امریکی ٹیلیفون اینڈ ٹیلی گراف (At and T) نے متعارف کروایا ہے۔ دوسرے موڈیم پر جا کر یہی سوفٹ ویئر صوتی ڈاک کو کمپیوٹر کے ذریعے دوبارہ فون تک پہنچاتا ہے۔ وائس میل کے ذریعے فون کرتے ہوئے کمپیوٹر کے استعمال سے ہم لوکل چارجز پر دنیا بھر میں فون کر سکتے ہیں بشرطیکہ سننے والے کے پاس بھی انٹرنیٹ کا کنکشن اور ویسا ہی سوفٹ ویئر موجود ہو۔

دوسری طرف اس سوفٹ ویئر کی وجہ سے ٹیلی فون کمپنیاں خوب پریشان ہیں۔ حال ہی میں امریکی ٹیلی فون کمپنیاں کی انجمن نے وفاقی مواصلاتی کمیشن کو درخواست دی تھی کہ انٹرنیٹ استعمال کرنے والے افراد کو کمپیوٹر کے ذریعے دور دراز کے علاقوں میں کال کرنے سے روکا جائے کیونکہ جوں جوں زیادہ سے زیادہ افراد نظام سے منسلک ہوتے جا رہے ہیں ان کا کاروبار تباہ ہوتا جا رہا ہے۔

اب اس مضمون کے سب سے دلچسپ پہلو یعنی انٹرنیٹ پر ٹی وی ٹرانسمشن کی طرف آتے ہیں جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے ویب صفحات کے ذریعے متحرک تصاویر ایک سے دوسری جگہ پہنچانے کا سلسلہ پہلے ہی شروع ہو چکا ہے، لیکن اس سلسلے میں ایک قباحت یہ ہے کہ تصویر پہنچنے کی رفتار کا دارومدار کمپیوٹر کے پروسیسر، موڈیم اور فون لائن پر ہے، کمپیوٹر کا پروسیسر اور موڈیم تو بہتر سے بہتر بنائے جا سکتے ہیں لیکن فون لائنوں کو تبدیل کرنا بہت مشکل ہے۔ پرانی اینالاگ لائنوں پر ٹی وی ٹرانسمیشن کرنے سے تصاویر کی حرکت کی رفتار بہت کم ہو جاتی ہے للہذا اس کے لئے ڈیجیٹل لائنوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ ابھی تک انٹرنیٹ پر ٹی وی ٹرانسمیشن کی راہ میں چند تیکنیکی اور مالی مسائل حائل ہیں لیکن سائنسدان اور انجینئر متواتر ان مسائل کے حل کے لئے سر توڑ کوششیں کر رہے ہیں للہذا امید ہے کہ اس صدی کے آخری سالوں میں انٹرنیٹ پر ٹی وی ٹرانسمیشن شروع ہو جائے گی۔

یہ تو خیر مستقبل کی بات ہے لیکن انٹرنیٹ کے ذریعے وڈیو فون کا تو آغاز بھی ہو چکا ہے اس نظام میں آپ کے کمپیوٹر کے ساتھ ایک ملٹی میڈیا کٹ اور کیمرہ لگا دیا جاتا ہے کمپیوٹر میں موجود سوفٹ ویئر آپ کی آواز اور تصاویر کو موڈیم کے ذریعے برقی ارتعاش میں تبدیل کرتا ہے اور بعد ازاں دوسرے کمپیوٹر پر موجود ویسا ہی سوفٹ ویئر موڈیم کی مدد سے برقی ارتعاش کو دوبارہ آواز اور تصاویر میں تبدیل کر دیتا ہے۔

ان تمام باتوں کے ساتھ ساتھ انٹرنیٹ کا سب سے عجیب استعمال یہ سوچا گیا ہے کہ ہر قسم کے سوفٹ ویئر کو انٹرنیٹ کے اسٹیشن پر رکھ لیا جائے اور جب کسی سرفر کو ضرورت پڑے وہ اس سوفٹ ویئر کو استعمال کرنے کے لئے اپنے کمپیوٹر کی ریم میں لوڈ کر کے کام کر لے۔ اس طریقے کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس طرح کمپیوٹر پر کام کرنے والوں کو بڑی اور مہنگی ہارڈ ڈرائیو سے چھٹکارا مل جائے گا اور انہیں روز بروز مہنگے سوفٹ ویئر بھی نہیں خریدنے پڑیں گے بلکہ گھر بیٹھے ماؤس کو "کلک" کرنے سے کام چل جائے گا۔ ہارڈ ڈرائیو کے بغیر کام کرنے والے ان کمپیوٹروں کو ویب پی سی کا نام دیا گیا ہے اور ان کی پہلی کھیپ مارکیٹ میں آ چکی ہے امید ہے کہ اگلے چار پانچ برس میں ایسے کمپیوٹر دنیا بھر میں عام ہو جائیں گے۔

(روزنامہ جنگ کراچی 24 جولائی 1996ء)

مرتبہ- چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل آسٹریلیا

مکتوب آسٹریلیا

برطانیہ میں گائیوں میں کمی سے ماحولیات پر خوشگوار اثر!؟

کچھ سال پہلے لالچ کے نتیجہ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ بیمار بھیڑوں کا گوشت ضائع کرنے کی بجائے جانوروں کے چارہ میں شامل کر دیا جائے اس کا نتیجہ Mad cow Disease کی شکل میں بر آمد ہوا اور اب عظیم نقصان برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔

لیکن ہر خیر کے ساتھ جہاں شر کا پہلو بھی ہوتا ہے وہاں ہر شر کے ساتھ کچھ خیر بھی لپٹا ہوتا ہے۔ رسالہ New Scientist میں ایک صاحب نے اس امر کا جائزہ لیا ہے کہ کیا اتنی لاکھوں گایوں کے خاتمہ سے ماحولیات پر بھی کوئی اثر پڑے گا یا نہیں؟ چنانچہ ان کا حساب کتاب یہ کہتا ہے کہ برطانیہ میں گایوں کی تعداد اگر نصف ہو جائے تو ان کے جسموں کے سوراخوں سے جو گندی ہوا خارج ہوتی ہے اور جس میں میتھین (Methane) گیس وافر مقدار میں ہوتی ہے وہ بھی کم ہو جائے گی۔ اندازہ ہے کہ یوں پوری زمین پر اٹھنے والی میتھین گیس میں سے تین فیصد کم ہو جائے گی۔ یہ گیس زمین کے اردگرد جو اوزون (Ozone) گیس کا حفاظتی کمبل ہے اس کو نقصان پہنچاتی ہے جس سے زمین کے درجہ حرارت میں اضافہ ہوتا ہے۔ ان کا اندازہ ہے کہ ایک گائے ایک سال کے اندر 48 کلوگرام میتھین گیس خارج کرتی ہے۔ ان کے گوبر سے جو یہ گیس اٹھتی ہے اس کی مقدار ہر سال کئی ملین ٹنوں تک پہنچتی ہے۔ نیز اگر وہ زمین جس پر ان گایوں کے لئے چارہ کاشت کیا جاتا ہے اگر اس پر درخت لگا دیئے جائیں تو ہر سال زمین سے جو کاربن ڈائی آکسائیڈ اٹھ کر ماحول کو نقصان پہنچاتی ہے اس میں سے ایک ملین ٹن کم ہو جائے گی۔

اندازہ کو اگر پھیلایا جائے تو مضحکہ خیز صورت سامنے آتی ہے۔ انسانوں کے جسموں سے جو بدبو دار ہوا خارج ہوتی ہے اس میں بھی میتھین کافی مقدار میں شامل ہوتی ہے۔ اگر انسانوں کی تعداد نصف ہو جائے یا وہ اپنی غذا نصف کر دیں تو یہ گیس کتنی مزید کم ہو جائے گی اور پھر جب بھی وہ وقت آئے گا کہ زمین پر نہ انسان رہیں گے نہ حیوان تو پھر تو ماحول بہت ہی صاف ہو جائے گا لیکن وہ صفائی کس کام کی۔ "جنگل میں مور ناچا، کس نے دیکھا" والی بات ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل 20- دسمبر تا 26 دسمبر 1996ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم سیٹھ حمید احمد صاحب ربوہ (کیفے کوکن والے) بعارضہ فالج فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عبد السمیع صاحب آف ڈنمارک کے دل کا بائی پاس اپریشن کامیاب ہوا ہے۔ اپریشن کے بعد ڈاکٹر صاحبان نے بتایا کہ ان کے دل کے پانچ والو بند تھے۔ اس کے باوجود ان کا زندہ رہنا ایک معجزہ ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ بھاگ بھری صاحبہ بعمر 78 سال وفات پا گئی ہیں۔ جنازہ محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بیت المبارک میں پڑھایا اور 97-1-2 کو بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ مکرم امان اللہ سیال صاحب امیر ضلع قصور نے تدفین کے بعد دعا کرائی۔ موصوفہ حضرت چوہدری عبد الستار صاحب آف کھریپڑ رفیق حضرت بانی سلسلہ کی بیٹی تھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

کامیابی

○ ربوہ کے ایک نوعمر کھلاڑی عزیز ممتاز احمد ابن مکرم پروفیسر محمد اسلم صاحب صابر نے ڈسٹرکٹ بینڈ منٹن چیمپئن شپ منعقدہ 12-دسمبر 1996ء بمقابلہ اسلامیہ ہائی سکول جھنگ صدر میں اٹھارہ سال سے کم عمر کھلاڑیوں کے مقابلہ میں ضلع بھر میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کے لئے یہ کامیابی مبارک فرمائے اور آئندہ مزید کامیابیوں سے نوازے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم مسعود احمد قریشی صاحب بابت ترکہ مکرم محمود احمد قریشی صاحب)

مکرم مسعود احمد قریشی صاحب ابن مکرم محمود احمد قریشی صاحب ساکن 4- کاشانہ عامر بالمقابل شاہ تاج مارکیٹ والٹن روڈ- لاہور نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد مکرم محمود احمد صاحب قریشی بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا مکان و قطعہ نمبر 5/16 (ب) "بیت المسعود" برقبہ 10 مرلہ واقعہ محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ جملہ ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

1- مکرمہ محمودہ طیبہ صاحبہ (دختر)
2- مکرمہ امۃ القدوس صاحبہ (دختر)
3- مکرمہ بشریٰ قریشی صاحبہ (دختر)
4- مکرمہ طاہرہ بیگم صاحبہ (دختر)
5- مکرمہ مبارکہ نسرین صاحبہ (دختر)
6- مکرمہ فہمیدہ ظفر صاحبہ (دختر)
7- مکرم مسعود احمد قریشی صاحب (پسر)
8- مکرمہ ثریا ثمین صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

○ (مکرم کریم الدین صاحب بابت ترکہ مکرم چوہدری علم الدین صاحب)

مکرم کریم الدین صاحب ولد مکرم علم الدین صاحب ساکن مکان P-679/11 نزد جامعہ دار السکینہ جھنگ صدر نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی امانت ذاتی نمبر 11/128 امانت تحریک جدید ربوہ میں -/78600 روپے جمع ہیں۔ یہ رقم مجھے ادا کی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱- مکرم ڈاکٹر سلیم الدین اختر صاحب (پسر)
۲- مکرم مجیب الدین امجد صاحب (پسر)
۳- مکرم فہیم الدین ارشد صاحب (پسر)
۴- مکرم کریم الدین صاحب (پسر)
۵- محترمہ نعیمہ ناہید صاحبہ (دختر)
۶- محترمہ حلیمہ پروین صاحبہ (دختر)
۷- محترمہ خالدہ مبشر صاحبہ (دختر)
۸- محترمہ امۃ الجلیل صاحبہ (دختر)
۹- مکرم صباح الدین صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء میں اطلاع دیں۔

وقف جدید کی اہمیت

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے اپنے ایک خطبہ میں وقف جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

یہ تحریک (وقف جدید) جس قدر مضبوط ہوگی اسی قدر خدا تعالیٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے چندوں میں اضافہ ہو گا۔ کیونکہ جب کسی کے دل میں نور ایمان داخل ہو جائے تو اس کے اندر مسابقت کی روح پیدا ہو جاتی ہے اور وہ نیکی کے ہر کام میں حصہ لینے کے لئے تیار ہوتا ہے۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

بقیہ صفحہ 1

مہجوری کا باعث ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ وہ بے قرار مضطرب ہو کر قلق کرتا۔ اور ناامید اور مایوس ہو کر مخلوق کے دروازہ پر گرتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ سے ایسا بیگانہ اور ناآشنا ہوتا ہے کہ ہر قسم کے فریب و دغا سے کام لینا چاہتا ہے۔ اگر کبھی کامیاب ہو جائے تو اس کو اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے ذکر اور اس کی حمد و ستائش کا موقع نہیں ملتا۔ بلکہ وہ اپنی کرتوتوں اور فریب و دغا اور چالبازیوں کی تعریف کرتا اور شیخی اور تکبر میں ترقی کرتا اور اپنی حیل اور تجاویز پر عجب و ناز کرتا ہے۔ اگر ناکام ہوتا ہے تو رضا بالقضاء کے بدلے اس کے مقادیر کو کوستا اور بری نگاہ سے دیکھتا۔ اور اپنے رب کا شکوہ کرتا ہے۔ غرض یہ حاجتیں تو سب کو ہیں اور انبیاء اولیاء و صدیقوں اور تمام منعم علیہ گروہ کے لئے بھی مقدر ہوتی ہیں۔ مگر سعید الفطرت کے لیے وہ تقرب الی اللہ کا باعث ہو جاتیں اور اس کو مزید انعامات کا وارث بنا دیتی ہیں۔ اور شقی مضطرب ہو کر قلق کرتا ہے اور ناکام ہو کر سخط علی اللہ کر بیٹھتا ہے۔ کامیابی پر وہ مبتلا فی الشرک ہو جاتے ہیں۔ اور ناکامی پر مایوس۔

(از خطبہ جنوری 1903)

بقیہ صفحہ 3

ان کی آج تک شکل ہی شاید نہ دیکھی ہو۔ اور سفارش کسی بہت ہی واقف آدمی سے کی جاتی ہے۔ اگر وہ ڈاکٹر ہیں۔ تو ان کا فرض ہے کہ مریض کا علاج کریں۔ وہ خود ہی توجہ سے علاج کریں گے۔ آپ چلے جائیں۔ میرا سفارشی رقعہ بے فائدہ ہو گا۔ کیونکہ سفارش وہی کام آتی ہے۔ جہاں اتنے تعلقات ہوں کہ ہاتھ پکڑ کر کام کروایا جا سکے۔ اگر صرف باہم عقیدہ ہونے کے ناطے سفارش ہو سکتی ہے۔ تو فیصل آباد میں سینکڑوں ڈاکٹر تمہارے ہم عقیدہ موجود ہیں۔ تمہاری اپنی سفارش ہونی چاہئے۔

اس کا اصرار بڑھتا گیا۔ اور مجھے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ ایک بالکل ہی ناواقف آدمی کو کیا لکھوں۔ اس کا اصرار اتنا بڑھا کہ میں کبیدہ اور وہ رنجیدہ ہو گیا۔ وہ مایوس ہو کر جانے کو تھا۔ کہ اچانک میرے ذہن میں بجلی سی کوندی اور مندرجہ بالا عبارت کا مضمون یاد آ گیا۔ تب مجھے اپنے آپ سے شرمندگی ہوئی۔ اسے رکنے کو کہا۔ دل ہی دل میں استغفار کیا۔ خدا تعالیٰ سے دعا کی کہ اے خدا آج تو نے مجھے آزمائش میں ڈالا ہے۔ یہ شخص میں نے نہیں بلایا۔ تو نے خود بھیجا ہے۔ اگر تو میری پردہ دری مقصود ہے۔ تو بھی میں تیری رضا پر راضی۔ لیکن اگر تو کرم کرے تو میرے گناہ اور تقصیر معاف کرتے ہوئے میری پردہ پوشی کے سامان کر اور اس سائل کی حاجت پوری کرنے کے سامان کر۔

تب میں نے اپنی دکان کے لٹریچر پر ہی ان ڈاکٹر صاحب کے نام خط لکھا۔ جس میں لکھا کہ میرا ان سے اتنا ہی تعارف ہے کہ میں بھی احمدی ہوں اور وہ بھی احمدی ہیں۔ اور اسی ناطے سے یہ شخص۔ سفارشی خط کے لئے آیا ہے۔ اس کے بعد اپنے الفاظ میں مندرجہ بالا تحریر کا حوالہ دے کر ان سے استدعا کی میں تو اب آپ کی طرف اس آدمی کو بھیجتے ہوئے دعا کرتا ہوں کہ اے خدا میری پردہ پوشی فرمانا۔ خط اس شخص کو پکڑاتے ہوئے مجھے یقین تھا کہ اللہ نے چاہا تو میرا مولا میری اور اس کی مدد فرمائے گا۔ وہ آدمی چلا گیا۔ چند دن تک میں اس بات کو بھول چکا تھا۔ کوئی ڈیڑھ دو ماہ بعد وہ شخص پھر میرے پاس آیا۔ آتے ہی میرے گلے لگا۔ اور اس کا انداز ایسے تھا۔ جیسے "پاؤں میں بچھنا" کے محاورہ سے ادا کیا جاتا ہے۔ وہ کہنے لگا کہ "آپ تو کہتے تھے کہ آپ ڈاکٹر صاحب کے واقف نہیں ہیں۔ ان ڈاکٹر صاحب نے تو آپ کا خط پڑھ کر میری اتنی عزت کی ہے کہ اگر میرا سگا بیٹا ڈاکٹر ہوتا تو نہ کرتا۔ یا اگر میں ملک کا بادشاہ ہوتا تو بھی میرا اتنا احترام نہ کرتا۔ انہوں نے آپ کا خط پڑھا۔ مجھے احترام سے بٹھایا۔ میرے لئے چائے و لوازمات منگائے۔ آپ کے خط کو دوبارہ پڑھا۔ رکھ دیا۔ تیسری مرتبہ پڑھا رکھ دیا۔ انتہائی توجہ سے میرے کاغذات کا معائنہ کیا۔ اور پورے انہماک سے میری بات سنتے ہوئے معائنہ کیا۔ مریض سے اتنے پیار اور توجہ کا سلوک میں نے پہلے نہیں دیکھا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ آپ کا جو علاج پہلے ہو رہا ہے وہ ٹھیک ہے۔ اپریشن بوجہ عمر و دیگر عوارض ممکن نہیں۔ دوائیوں اور غذا کا طریق استعمال صحیح طریقہ سے سمجھا دیا۔ میں ان ڈاکٹر صاحب کا بہت ممنون ہوں اور آپ کا بھی۔ آپ کیسے کہتے ہیں کہ آپ کے واقف نہیں تھے۔" پھر کہنے لگا میں نے آپ کے خط کو دو تین افراد کو پڑھایا تھا۔ انہوں نے مجھے حوصلہ دیا تھا۔ کہ جاؤ خدا کے فضل سے تمہارا کام ہو جائے گا۔ اب خدا کا فضل یہ ہے کہ اپنی دواؤں کے استعمال سے جن سے پہلے مجھے آرام نہیں آ رہا تھا۔ مرض میں بہت افاقہ ہے۔ میں آسانی سے چل پھر رہا ہوں۔ کام بھی کر رہا ہوں۔" اس کی آنکھ میں آنسو تھے تشکر کے۔ ممنونیت کے۔ اور میری آنکھ میں خدا تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کے شکر کے آنسو تھے۔ سوچ رہا تھا شاید خدا تعالیٰ نے وہ نکتہ پڑھنے کا موقعہ شاید اسی لئے عطا فرمایا تھا۔

میں آپ کی وساطت سے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے ساتھ ان ڈاکٹر صاحب کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ جن کا نام بھی مجھے یاد نہیں۔ اور جنہوں نے مجھے بالکل نہ جانتے ہوئے بھی ایک رقعہ کا اس قدر احترام کیا۔ کہ ایک دکھی دل نہ صرف راضی ہوا۔ بلکہ شفا حاصل کرنے کے ساتھ۔ ان کے حسن سلوک کا منادی ہی بن گیا۔ خدا ان ڈاکٹر صاحب کو بہترین اجر دے۔ اور ہمیں خدمت خلق اور رضائے باری کے حصول کی توفیق بخشتا رہے۔

بقیہ صفحہ 4

نہ ہی جب سے زمین اور آسمان کی پیدائش ہوئی ایسا کبھی ہوا ہے گویا انسان کا صدیوں کا مشاہدہ اس جدید ترین سائنسی تحقیقات کی تصدیق کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 6 - دسمبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 29 درجے سنٹی گریڈ

○ چیف جسٹس سپریم کورٹ جسٹس سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ وہ نگران وزیر اعظم معراج خالد اور وزیر اعظم کے مشیر برائے خزانہ و اقتصادی امور شاہد جاوید برکی کے ان متنازعہ بیانات پر از خود نوٹس لیتے ہوئے تحقیقات کریں گے جس میں انہوں نے مبینہ طور پر کہا تھا کہ نگران حکومت نے آئی۔ ایم۔ ایف کو یقین دہانی کروائی ہے کہ بے نظیر حکومت بحال نہیں ہو گی۔ اور اس سلسلے میں آئین اور قانون کے مطابق ایکشن لیں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ احتساب کا عمل نگران حکومت نے شروع کیا اور وہ اس میں کہاں تک کامیاب ہوئی یہ خود نگران ہی جانتے ہیں۔ عدلیہ کا اس سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن ہم تعاون کے لئے تیار ہیں۔

○ معزول وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صدر فاروق لغاری اگر مجھے گرفتار کرنا چاہتے ہیں تو بسم اللہ۔ میں گرفتاری کے لئے تیار ہوں۔ میں اگر ڈرنے والی ہوتی تو ضیاء دور میں واپس نہ آتی۔ انہوں نے کہا کہ الیکشن تو بعد کی بات ہے پہلے حکومت اور اسمبلیوں کی بحالی ہمارا حق ہے۔ لیکن آئی۔ ایم۔ ایف کو بے نظیر حکومت کی بحالی نہ ہونے کی بات بتانے سے اس شبہ کو تقویت ملی ہے کہ ہمیں اقتدار سے باہر رکھنے کی ہر ممکن سازش کی جائے گی۔ لیکن ہم نے فیصلہ کر رکھا ہے کہ ہم لغاری کے انجینئرڈ انتخابات میں بھی حصہ لیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنی درخواست پر عدلیہ کے فیصلے کا انتظار کر رہے ہیں اور ہمیں امید ہے کہ عدالت سابقہ فیصلے کو مد نظر رکھ کر ہمارے حق میں فیصلہ دے گی۔

○ مسلم لیگ کے صدر محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ نیشنل سیکورٹی کونسل کی آئین میں کوئی گنجائش نہیں۔ الیکشن واحد جمہوری راستہ ہے اور اسی کو اختیار کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات پر سودے بازی نہیں ہو سکتی۔ انہوں نے نگران حکومت کو وارننگ دی کہ وہ طویل المیعاد معاہدے نہ کریں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ عمران کو بڑا خطرہ نہیں سمجھتے۔ تین سال بے نظیر کی انتقامی کارروائیوں کے باوجود عوام کا ساتھ نہیں چھوڑا۔ اور آئندہ بھی اسی طرح عوام کے ساتھ رہوں گا۔

○ مسلم لیگ (ن) کے ایک رہنما شہباز شریف نے کہا ہے کہ چاہے سب بائی کاٹ کر دیں ہم الیکشن لڑیں گے۔ انہوں نے کہا کہ گرفتاریوں اور چھاپوں کی خبروں سے کنفیوژن پھیل رہا ہے۔ اس کا الیکشن کے ٹمپو استحکام پاکستان اور معیشت کی بحالی سے گہرا تعلق ہے۔ اگر خدا نخواستہ معاملات کھٹائی میں پڑ گئے تو یہ پاکستان کی سالمیت کے لئے خطرے کی گھنٹی ہو گی۔ انہوں نے یہ باتیں اخبار نویسوں سے باتیں کرتے ہوئے کہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ زرداری، مشتاق اعوان نکئی اور وٹو نے لوٹ مار کے سوا کچھ نہیں کیا۔ اس لئے جنہوں نے گڑبڑ کی ہے انہیں ضرور پکڑیں۔ انہوں نے بتایا کہ جے۔ یو۔ پی (نیازی گروپ) جمعیت اہلحدیث اور تحریک جعفریہ کے ساتھ ہماری ٹکٹوں کی حتمی ایڈجسٹمنٹ ہو چکی ہے۔ البتہ مولانا نورانی سے بات چیت جاری ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کی حکومت آتے ہی پانچ ماہ میں ملک کی تقدیر بدل دوں گا۔ ڈرگ مافیا کا خود اپنی نگرانی میں خاتمہ کراؤں گا لیکن لیاری کو پیرس یا لندن بنانے کا نہیں کہہ سکتا مگر یہ یقین دلاتا ہوں کہ گلیوں میں آکر خدمت کروں گا اور یہاں کے ایک ایک مسئلے کو حل کروں گا۔ یہ باتیں انہوں نے لیاری کے ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہیں۔

○ جماعت اسلامی نے انتخابات سے قبل احتساب کے مطالبہ کو منوانے کے لئے احتجاجی دھرنے کے سلسلے میں شاد باغ سے فیصل چوک تک احتجاجی ریلی کا انعقاد کیا۔ جس کی قیادت جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے کی۔ ریلی میں اسلامی جمعیت طلباء۔ پاسبان شباب ملی۔ جمعیت طلباء عربیہ۔ کسان بورڈ کے علاوہ کئی تنظیموں کے کارکن شامل ہوئے۔ پورے پنجاب کے علاوہ پشاور اور آزاد کشمیر سے بھی کارکن دھرنا میں شریک ہوئے۔ پابندی کے باوجود لاؤڈ سپیکروں کا بھرپور استعمال کیا گیا۔ کاروان شاہراہ قائداعظم لاہور پر 6 گھنٹے سے زائد چلتا رہا۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے عوام پر زور دیا ہے کہ وہ ملک میں کرپٹ اور انگریز کے نظام سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اسلامی انقلاب کا دروازہ کھولیں۔ اور 3۔ فروری کے انتخابات میں نہ خود ووٹ ڈالیں اور نہ کسی کو ووٹ ڈالنے کی اجازت دیں۔ اور انتخابی مہم احتسابی مہم میں تبدیل کر دی جائے۔ انہوں نے چیلنج کیا ہے کہ ہمارے بغیر انتخاب نہیں ہوں گے انہوں نے کہا کہ ہمارا دھرنا الیکشن ملتوی کرانے کے لئے نہیں بلکہ احتساب کے ذریعہ پوری قوم کو لیٹرے حکمرانوں سے نجات دلانے کے لئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئی حکومت ہمارے دو دھرنوں سے ختم ہو جائے گی انہوں نے کہا کہ لغاری اور طارق رحیم بھی احتساب سے بالاتر نہیں۔ پہلے ہم نے بے نظیر حکومت تہس نہس کی اب نواز شریف کی باری ہے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو۔ سابق وزرائے اعلیٰ عبداللہ شاہ منظور احمد وٹو عارف نکئی' صابر شاہ' حامد ناصر چٹھہ' نواز شریف' آصف علی زرداری اور شہباز شریف کے خلاف کیس ایف۔ آئی۔ اے کو بھجوا دئے گئے ہیں۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے سابق رکن قومی اسمبلی رانا نذیر احمد کی گرفتاری کو غیر قانونی قرار دے کر انہیں رہا کر دیا ہے۔ سابق وفاقی وزیر احمد مختار کو 9۔ جنوری تک گرفتار نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور ایف۔ آئی۔ اے سے گرفتاری کے جواز کی رپورٹ طلب کر لی ہے۔ اسی طرح سابق وفاقی وزیر نواز کھوکھر کے خلاف ریفرنس کو بھی چیلنج کر دیا گیا ہے اور اس سلسلے میں عدالت نے اٹارنی جنرل کو نوٹس دیا ہے۔ سابق وزیر اعلیٰ عارف نکئی کی بھی عبوری ضمانت ہو گئی ہے اور انہیں دس دس لاکھ کے مچلکے جمع کرانے کا حکم دیا گیا ہے۔

○ پاکستان تحریک انصاف کے سربراہ عمران خان نے الزام لگایا ہے کہ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ نواز شریف نے میری کردار کشی کے لئے سیتا وائٹ کو 50 لاکھ روپے دئے ہیں۔ مسلم لیگ کی قیادت الیکشن میں تحریک انصاف کی کامیابی سے خوف زدہ ہے۔ اور مجھے جھکانے کے لئے سیتا وائٹ کو استعمال کر رہی ہے۔ وہ سمجھتی ہے کہ تحریک انصاف آئندہ عام انتخابات میں مسلم لیگ کی مضبوط حریف بن کر سامنے آ رہی ہے۔

○ بی بی سی نے بتایا ہے کہ نیشنل سیکورٹی کونسل الیکشن سے پہلے بن سکتی ہے اور اس طرح فوج کو سیاست میں اہم کردار مل جائے گا۔

○ لاہور ہائی کورٹ نے موٹر سائیکل پر ڈبل سواری پر پابندی کے خلاف اپیل مسترد کر دی ہے۔ جسٹس ملک قیوم نے اپنے ریمارکس میں کہا کہ ساری دہشت گردی موٹر سائیکل پر دو افراد کے بیٹھنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔

○ نگران وزیر اعلیٰ پنجاب میاں افضل حیات نے کہا ہے کہ جماعت اسلامی کا دھرنا الیکشن ملتوی کرانے کے لئے ہے لیکن انتخابات بہرحال ہوں گے۔ انہوں نے بتایا کہ لاہور میں دفعہ 144 نہیں ہے۔ اس لئے ہم سیاسی جماعتوں کو احتجاج سے نہیں روک سکتے۔

جدید ڈیزائنوں کے اعلیٰ زیورات بغیر ٹانکے کے بنوانے یا خریدنے کیلئے تشریف لادیں۔ زیورات کی واپسی پر کاٹ نہیں لی جائے گی
محمود جیولرز ربوہ
بلال مارکیٹ اقصیٰ روڈ
پروپرائیٹر: چوہدری محمود احمد راجپوت
فون دوکان: 212381 رہائش: 212181

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں • مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 212508

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ایکسچینج
پروپرائیٹر: ملک عبد الصمد
آفس نمبر A-6 گیلری نمبر 4
ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ
فیصل آباد
فون دفتر 730288 رہائش 726524
موبائیل: 0300-661524

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
زیورات کی دنیا میں منفرد نام
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212837 گھر: 212175
پروپرائیٹرز میاں نسیم احمد طاہر میاں فرید یوسف

اٹھرا کی کامیاب علاجگاہ
کا مشہور دواخانہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
پنڈی بائی پاس جی۔ ٹی روڈ
گوجرانوالہ
فون: 0431-254634 فیکس: 0431-219065